بمعین مطلق و فیض توفیق خدائی حق جل جلالہ

حسب فرمایش تاجران ذیشان جناب حاجی شیخ رحمت علی صاحب و شیخ محمد عبدالغفور صاحب

5704
5703

نسخہ

بحسن سعی و کمال صحت مولانا خواجہ محمد صاحب غفر اللہ لہ و لوالدیہ بتاریخ ۱۱ شوال ۱۳۱۸ھ

در مطبع تاجرانی گلشن واقع محلہ بنگش لکھنؤ طبع شد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على نواله والصلوٰة والسلام على رسوله محمد وآله وصحابه

ای عزیزو سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہی جو کوئی مسلمان ہوتا ہی وہ دنیا مین بھی اوسپر رحمت ہوا اور آخرت مین بڑے بڑے درجے بہشت مین پاوے اور بغیر مسلمان ہوے دنیا مین بھی اوسپر رحمت نہین ہوتی اسواسطے ہر انسان پر لازم ہی کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور سب گھر کے آدمیون کو سکھاوے تو مرنیکے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہین تو بہت عذاب دیکھیگا یہ بھی اوسکے گھر والے بھی آپ سنو تم دل سے مسئلے دین کے ہماری کتابون معتبر سے نکال کر بیان کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمہ شہادت کا دوسری نماز تیسری روزہ چوتھی حج پانچوین زکوٰۃ اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض یہی ہی مسلمان ہر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک اللہ ہی اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسی کا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج ہین سب چیزون کی اوسے خبر ہے ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی وسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر یعنی جو خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ بندے خدا کے بین پیدا ہوے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ
ای عزیزو سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہی جو کوئی مسلمان ہوتا ہی وہ دنیا مین بھی اوسپر رحمت ہوا اور آخرت مین بڑے بڑے درجے بہشت مین پاوے اور بغیر مسلمان ہوے کوئی عبادت قبول نہین ہوتی اسواسطے ہر انسان پر لازم ہی کہ پہلے ایمان اور اسلام کے مسئلے سیکھے اور اپنی اولاد اور سب گھر کے آدمیون کو سکھاوے تو مرنیکے پیچھے عذاب سے نجات پاوے اور نہین تو بہت عذاب دیکھیگا یہ بھی اوسکے گھر والے بھی آپ سنو تم دل سے مسئلے دین کے ہماری کتابون معتبر سے نکال کر بیان کرتا ہون فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بنیاد اسلام کی پانچ چیزین ہین اول کلمہ شہادت کا دوسری نماز تیسری روزہ چوتھی حج پانچوین زکوٰۃ اب سنو تم پہلے کلمے کے معنی فرض یہی ہی مسلمان ہر کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے سچ جانے کہ پیدا کرنے والا سارے جہان کا ایک اللہ ہی اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین سب بڑائیان اور کمال اوسی کو ہین اور وہ سب عیبون سے پاک ہی کسی کام مین کسی کا محتاج نہین اور سب اوسکے محتاج ہین سب چیزون کی اوسے خبر ہے ایک ذرہ اوس سے چھپا نہین اوسے سب چیزون کی قدرت ہی جو چاہے سو کرے کوئی وسکے حکم کو پھیر نہین سکتا اور جو کچھ بندے کام کرتے ہین بھلا یا برا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر یعنی جو خدا نے پہلے ہی مقرر کر رکھا تھا کہ فلانے وقت ایسا ایسا ہوگا اور ایمان لاوے کہ بندے خدا کے ہین پیدا ہوے نور سے پاک ہین گناہ نہین کرتے جس جس کام پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم — بیان ایمان مجمل — بیان ایمان مفصل — بیان اسلام

مقرر کردیا اوسپر قائم ہین نہ مرد ہین نہ عورت کھانے پینے نہین خدا کا ذکر اونکی زندگی ہی گنتی انکی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اور ہمین چار فرشتے بہت نامور ہین جبرئیل کہ کتابین خدا کی اور حکم خدا کے پیغمبرو پاس لایا کرتے تھے میکائیل کہ روزی خدا کے حکم سے بندون کو پونہچاتے ہین اور مینہ کی طیاری بھی کرتے ہین اسرافیل کہ صور منہ مین لیے کھڑے ہین قیامت کے دن پھونکین گے عزرائیل کہ سب کے وقت جان نکالتے ہین اور ایمان لاوے کہ خدا نے کتابین پیغمبرون کو بھیجی ہین توریت حضرت موسیٰ پر انجیل حضرت عیسیٰ پر زبور حضرت داؤد پر قرآن حضرت محمد مصطفےٰ پر علیہم الصلوٰۃ والسلام اور بعضی کتابین اور پیغمبرون پر جو کچھ خدا کی کتابون مین لکھا ہی سب پر ایمان لاوے اور ایمان لاوے کہ خدا نے بندون کی ہدایت کیواسطے دنیا مین پیغمبرون کو بھیجا اور حکم کیا کہ جس راہ پیغمبر چلین اوسی راہ پر چلین دین دنیا تمہارا درست رہے جو کوئی دوسری راہ چلے گا دوزخی ہوگا سب پیغمبر حق ہین اور گناہون سے پاک اور ساری خدائی سے افضل ہین اونکے درجے کو کوئی نہین پہونچتا ہی اور ہمارے پیغمبر حضرت آدم ہین باپ سب آدمیون کے اونکے پیچھے اولاد سے اونکی اور بہت سے پیغمبر ہوئے گنتی انکی خدا کو معلوم ہے آخر سب سے پیچھے دنیا مین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے اور پیغمبری حضرت ختم ہوئی پر نور حضرت کا سب سے پہلے پیدا ہونا اسی واسطے حضرت سب پیغمبرون کے سردار ہین پیدا ہوئے مکہ شریف مین جب چالیس برس کے ہوئے تب خدا کی طرف سے پیغمبری ملی اور قرآن شریف اوترنا شروع ہوا پیغمبر تیرہ برس مکہ شریف مین اور رہے وہان معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق لیکر آئے حضرت کو سوار کر کے مسجد اقصےٰ مین لیگئے اور وہان سے ساتون آسمان پر حضرت تشریف لیگئے عرش و کرسی سب کچھ دیکھا اور بہشت اور دوزخ کی سیر کی اور اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا کیطرف سے پائین اور پانچون وقت کی نماز اونپر فرض ہوئی پھر جب حضرت ترپن برس کے ہوئے خدا کے حکم سے مکہ شریف سے مدینہ پاک مین آئے دس برس وہان اور رہے جب ترسٹھ برس کے ہوئے وفات پائی چنانچہ قبر شریف حضرت کی وہان ہے چار کرسی حضرت کی یہ ہین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف اور ایمان لاوے کہ مرنے کے پیچھے آدمی کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر آکے سوال کرتے ہین رب تیرا کون ہے دین تیرا کیا ہے یہ کون شخص ہین کہ تمہارے پاس آئے تھے مردہ اگر با ایمان ہی جواب اونکو دیتا ہی رب میرا اللہ دین میرا اسلام اور یہ شخص رسول خدا کے ہین ہمارے واسطے خدا کے حکم لیکر آئے تھے پھر اوس مردے پر خدا کی رحمت ہوتی ہے بہشت کی طرف دروازہ اوسکے واسطے کھول دیتے ہین اور جو یہ مردہ بے ایمان تھا منکر نکیر کا جواب اوسے نہین آتا ہر بار کہتا ہی مین نہین جانتا پھر اوسپر عذاب سخت کرتے ہین اور

دروازہ دوزخ کیطرف کھول دیئے جائینگے اور ایمان لاوے کہ قیامت آنا برحق ہے اول زمانہ حضرت
اسرافیل صور پھونکینگے آسمان پھٹ جاوینگے اور تارے ٹوٹ جاوینگے اور ٹوٹ کر گرینگے اور
اور پہاڑ اوڑینگے پھر زمین سب جیسے روئی کے گالے پھر زمین آسمان اور سارا جہان فنا ہوگا جب دوسری
بار صور پھونکینگے پھر سب کچھ موجود ہوجائیگا مردے قبروں سے نکلینگے اور ترازو عمل کی کھڑی کی
اور نامے اعمال کے اونکے ہاتھ میں دینگے اور حساب کرینگے ہاتھ پاؤں اونکی گواہی دینگے
کہ بھلے کام کیئے تھے یا برے اور دوزخ کی پیٹھ پر پل صراط کھڑا ہوگا بال سے باریک اور تلوار سے
تیز اوسپر چلنے کا حکم ہوگا نیک ایسے چلے جائینگے کہ جیسے بجلی یا جیسے ہوا جیسے گھوڑا تیز اور بعضے
پیادوں کیطرح اور بلبت سے دوزخ میں گر گرینگے اور ایمان لاوے کہ حق تعالیٰ نے حضرت
حوض کوثر دیا ہے پانی اوسکا شہد سے میٹھا اور دودھ سے سفید ہے کوزے اوسکے آسمان کے
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسپر بیٹھے کر قیامت کے دن اپنے امت کو پانی پلاوینگے جو کوئی
پھر پیاسا نہوگا اور ایمان لاوے کہ حضرت رسول خدا اور سارے پیغمبر اور اولیا اور نیک آدمی شفاعت
گنہگاروں کی قیامت کے دن کرینگے اور ایمان لاوے کہ مسلمان کو بڑی بڑی نعمتیں بہشت میں ملینگی
کھانیکو میوے پینے کو شربت خدمت کو حورین اور غلمان رہنے کو مکان اچھے اچھے سب سے
بڑی نعمت بہشت میں دیدار خدا کا ہے کہ اپنے فضل سے مسلمان کو نصیب کرے گا اور
کافرون کو دوزخ میں بڑے بڑے عذاب ہونگے آگ سانپ بچھو گرم پانی طوق زنجیر کانٹے پیپ
کے کھانا اور بہت سے عذاب ہیں حق تعالے دنیا سے ساتھ ایمان کے اوٹھاوے اور سب مسلمانکو
عذاب سے بچاوے اور ایمان لاوے کہ جو کچھ قرآن اور حدیث میں بہشت دوزخ کا احوال اور اگلی پچھلی
باتیں لکھی ہیں سب حق ہیں اور جو بات موافق شرع کے ہی حق ہے اور جو بات خلاف قرآن اور حدیث کے
ہے سب باطل ہے اور بری ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ حضرت رسول خدا کی خوشی کیواسطے حضرت کے
اہل بیت اور ازواج مطہرات سے اور حضرت کے یارون سے محبت اور اعتقاد رکھے اور تمام امت
میں اونکو افضل اور بہتر سمجھے اور اون سبکے تعظیم کرے جب کسی کا نام اونمیں سے سنے رضی اللہ عنہ کہے
قرآن میں اونکی بڑی تعریف ہے اور حضرت نے بہت سی خوبیاں اونکی بیان کی ہیں دوست اونکا بہشتی
اور دشمن اونکا دوزخی ہے اون سب میں حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی کو
افضل جان کے بہت سا اعتقاد اور تعظیم کرے رضی اللہ عنہم اجمعین ان سب باتون پر اعتقاد
کرے حق جان کے پکا مسلمان ہو کے مسئلے وضو نماز کے سیکھے اور نماز

سارے بندوں پر فرض ہے کہ ہر فرض خدا کا سمجھ کے پانچوں وقت کو نماز جماعت سے ادا کرے اور کسی سے کبھی حرکت نکرے مگر یا حضرت رسول خدا نے جو کوئی محافظت کرے نماز پر ہوگا واسطے اوسکے نور اور حجت اور نجات دن قیامت کے اور جو کوئی محافظت کرے نماز پر نہ اوسے نور ہوگا نہ حجت نہ نجات اور ہوگا محشور دن قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور اُبی بن خلف کے اور فرمایا حضرت نے کہ تم اپنی اولاد کو نماز کرین جب سات برس کے ہوون اور جب دس برس کے ہوون مار کر نماز پڑھاؤ

بیان وضو کا فرض وضو مین چار ہین ایک سونہہ دھونا ماتھے کے بالون سے تھوڑی کے نیچے تک اور دونون کانون تک دوسرے دونون ہاتھ دھونا کہنیون سمیت تیسرے چوتھائی سر کا مسح کرنا چوتھے دونون پاؤن دھونا ٹخنون سمیت ان چار چیز سے اگر بال برابر سوکھا رہے وضو صحیح نہو سنت یون ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھکے دونون ہاتھ پونہچون تک تین بار دھوئین پھر منہ مین کلی کرین سواک سمیت اور تین بار ناک مین داہنے ہاتھ سے پانی ڈال کے بائین سے ناک جھاڑین اور تین بار سونہہ دھوئین اور تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھوکے ایکبار سارے سر کا مسح کرکے کانون کا مسح کرین اور تین بار ٹخنون سمیت دونون پاؤن دھوئین وضو تمام ہوا وضو کرتے ہوئے کلمہ شہادت کا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور دوگانہ نفل پڑھے ثواب بہت پاوے وضو کرتے ہوئے دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اور بہت پانی ڈالنا برا ہے

نواقض وضو کے جو نجاست آدمی کے آگے پیچھے سے نکلے وضو ٹوٹ جاوے اور لہو یا پیٹ نکل کے بہے وضو ٹوٹ جاوے اور چت پاکر وٹ لگ کے تکیہ دے کے سوئے وضو ٹوٹ جاوے اور جو قاعدہ بند و بست نماز کے ہین سو جاوے مگر ٹیار رکوع ہین یا سجدے مین یا بیٹھا ہوا ہو وضو نہین ٹوٹتا جو دو ہیلا نہوا ہو اور جو نشہ پی کر مست ہو یا بیماری سے غشی ہو یا باؤلا ہو وضو ٹوٹ جاوے

بیان غسل کا غسل کے اندر فرض تین چیز ہین کلی کرنا ناک مین پانی ڈالنا سارے بدن پر ایک بار پانی بہانا سنت یون ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے اور ناپاکی بدن سے دور کرے پھر وضو کرے پھر بدن پر تین بار پانی بہاوے غسل جماع سے فرض ہوتا ہے دونون پر منی نکلی یا نہ نکلی اور جو سوتا اوٹھا اور بدن یا کپڑے پر منی پائی غسل فرض ہے احتلام یاد ہو نہو پر جو احتلام یاد ہو اور بدن یا کپڑے پر اثر نہ پاوے غسل واجب نہین اگر عورت کے پاس بیٹھا اوسے ہاتھ لگایا یا بوسہ لیا اور شہوت ہوئے جیسے سالگا اسے منی کہتے ہین اسکے نکلنے سے غسل واجب نہین ہوتا پر جو ہاتھ لگنے سے منی شہوت کے کود کے

کے لکھے اور اوڑھنا ہوئی غسل واجب ہوا علما فرماتے ہیں کہ جو انسان سوتا اوٹھا اور ناپاک ہے پیشتر اوڑھنا بچھونا
پانی اوڑھنے سے چاہیے کہ احتیاط کر واسطے غسل کرے جب عورت حیض سے اور نفاس سے پاک ہوا وہ بھی غسل کرے
ہوا کثر مدت حیض کی تین دن ہیں اور زیادہ دس روز ہیں اس مدت کے اندر جس وقت کسی کا لہو بند
وہ حیض ہے جب سفید پانی آیا حیض ہو چکا غسل کر کے نماز پڑھے جتنے کے پیچھے جب تلک
پہلے نماز موقوف کرے جب خشک ہو جاوے نماز پڑھے جو لہو چالیس دن سے اگے چلا غسل کر کے
نماز پڑھے حیض اور نفاس میں نماز نہ پڑھے اور روزہ نہ رکھے جب سوکھ جاوے نماز کی قضا نہیں پر روزے
جتنے کہا وے اوتنے قضا کرے عورت سے حیض و نفاس میں جماع کرنا حرام ہے اور استحاضہ میں روا
بے وضو کو قرآن شریف پر ہاتھ لگانا روا نہیں پر یاد پر ہمار روا ہے اور حاجت غسل والا حیض والا نفاس والا
دونوں باتیں روا نہیں مسجد میں جانا بھی روا نہیں اور کعبہ شریف کی گرد پھرنا بھی روا نہیں تیمم کا بیان تیمم کا
نمازی کو پانی نہ ملے ایک کوس بھر دور ہو یا بیماری سے پانی مضر کرتا ہو پاک مٹی پر تیمم کر کے نماز پڑھے سو نماز کر
نکرے پہلے نیت کرے تیمم کرتا ہوں میں واسطے دور ہونا ناپاکی کے اور درست ہونے نماز کے تقربا الی اللہ تعالیٰ نیت کرے
دونوں ہاتھ زمین پر مارے منہ پر ملے پھر دونوں ہاتھ پر دونوں ہاتھوں کہنیوں سمیت ملے اور اسی طرح ملے کہ جتنا مونہ ہاتھ
دھونا فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہنچے اور اگر ہاتھوں کہنیوں سمیت ملے اور ایسی طرح ملے کہ جتنا مونہ ہاتھ دھونا
فرض ہے سب جگہ ہاتھ پہنچے اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو وہ بھی ہلا دے تیمم غسل کا اور وضو کا ایک سا ہے
جیسا آدمی وضو اور غسل سے پاک ہوتا ہے تیمم سے بھی پاک ہوتا ہے وہ اس نماز قرآن پڑھا کرے جب تلک پانی نہ ملے
جب پانی ملا تیمم ٹوٹا اور جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اون ہی سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے اگر بدن پاک ہے
ناپاک ہوا اور پاک کرنے کے واسطے پانی نہیں ملتا اوسی طرح نماز فرض پڑھے پر جو ستر کے موافق کپڑا
پاک ملے سارے کپڑے ناپاک اوتار کے نماز پڑھے **فرض نماز کے تیرہ ہیں** سات باہر نماز کے
ہیں اور چھ اندر نماز کے باہر کے سات یہ ہیں اول پاکی بدن کی دوسرے پاکی کپڑے کی تیسرے
پاکی جائے نماز کی چوتھے ستر ڈھانکنا پانچویں وقت پر نماز پڑھنی چھٹے قبلے کی طرف منہ کرنا ہونا نماز کا
نیت نماز کی دل میں کرنی یعنی جی میں سمجھنا کہ فجر کے فرض پڑھتا ہوں نیت زبان سے کرنا ضرور نہیں
چاہے کرے چاہے نکرے اگر آدمی کے بدن میں چھوٹا سا زخم ہے اور ہر وقت بہتا ہے یا کسی کا ہر وقت
پیشاب ٹپکتا ہے یا ہوا سرتی ہے بند نہیں ہوتی یا دست بند نہیں ہوتے یا کسیر چلتی ہے بند نہیں ہوتی
ایسا آدمی ہر نماز کیوقت وضو تازہ کیا کرے اور بیٹھ کر نماز پڑھا کرے نماز ترک نکرے جب وقت نماز
گیا وضو ٹوٹا مرد کو ستر ڈھانکنا ناف سے زانو سمیت فرض ہے اور عورت کو سارا بدن ڈھانکنا فرض ہے سوا

دونوں ہتھیلی اور دونوں پانوں کے آور باہی کو پیٹ اور بیٹھے سے گھٹنوں سمیت دھاکنا فرض ہی اور ران
تک ستر فرض ہی اور بیچ ہی جون سے عضو کی چوتھائی نماز مین کھل جاوے نماز ٹوٹ جاوے جیسے چوتھائی
ران کی یا چوتھائی ذکر کی یا انثین کی یا چوتھائی عورت کے سر کی یا کھین اور کھلا جاوے
بہت تھوڑا عضو ہو جاوے جیسے کپڑا ایسا سر مونہ ننگا نماز کیسے ترک نکرے کہ نماز کے ترک کا بڑا عذاب ہی جیسے
پگڑی جامہ کرتا میسر ہووے تو ٹوپی سے یا کیلی ازار سے نماز مکروہ ہے ثواب کم ہو جاتا ہے پر نماز جاتی
نہین جو ستر فرض ڈھکا ہوا گر نمازی جنگل مین ایسے مکان پر ہو کہ قبلہ معلوم نہو جھڑ ہو یا اندھیری رات
ہو اور کوئی ادنی نلی جس سے پوچھے ایسی جاگھہ سوچ کرے جسطرف دل اوسکا شہادت دے
اوسی طرف نماز کرے بغیر سوچ کے نماز درست نہین اور جو کہی آدمی ہون ہر آدمی اپنی سوچ یعنی
قیاس پر نماز کرے وقتہا نمازونکے مشہور ہین پر مستحب یون ہی کہ صبح کی نماز ذرا اول وقت سے اوجالا کرکے
پڑھے قرات سے پڑھے اور ظہر کی نماز گرمیون مین ذرا دیر سے پڑھے اور مغرب کی نماز ابر کے دن
اوبر کرکے پڑھے اور عشا کی نماز بڑی رات گئے پڑھے اور باقی نمازین اول وقت پڑھنی بہتر ہین
جسوقت سورج نکلے اور جس وقت دوپہر برابر ہو اور جسوقت سورج چھپے نماز پڑھنی درست نہین
نہ فرض نہ نفل نہ نماز جنازے کی نہ سجدہ تلاوت کا یعنے عصر کی نماز نہ پڑھی ہو نا جاری کہ سورج
چھپنے کے وقت پڑھ لے صبح کی نماز کے پیچھے سورج کے نکلنے سے پہلے اور عصر کی نماز کے پیچھے سورج
چھپنے سے پہلے نفلین پڑھنی مکروہ ہین پر قضا نماز جائز ہے چھ فرض داخل نماز کے یہ ہین اول
تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہکے نماز شروع کرنی دوسرے کھڑے ہوکے نماز پڑھنی تیسرے
قرات یعنی نماز مین کچھ قرآن شریف پڑھنا چوتھے رکوع پانچوین دو سجدے ہر رکعت مین
کرنے چھٹے قاعدہ آخر یعنے آخر نماز کے التحیات کے قدر بیٹھنا فرض نماز اور وتر بیٹھکے
پڑھنی بغیر بیماری کے صحیح نہین اور سنت اور نفل بیٹھکے بھی جائز ہے پر کھڑے ہوکے
پڑھنا بہت ثواب ہے یہ تیرہ فرض نماز کے ہین انمین سے اگر ایک بھی ترک کرے نماز ٹوٹ جائی پھر
نماز پڑھے امام اعظم صاحب کے مذہب مین ایک آیت قرآن کی پڑھنی نماز مین فرض ہی اور ایک
آیت سے زیادہ پڑھنا واجب ہی نا سنت پر اور اماموں کے مذہب مین ساری الحمد پڑھنی فرض
ہی قرات دو رکعت فرضون مین فرض ہے اور باقی مین سنت ہی اور جو وتر اور سنت اور نفل ہو ہر رکعت
مین قرات فرض ہی واجب نماز کے چودہ ہین اول ساری الحمد پڑھنی دوسرے
الحمد کے پیچھے سورت ملی ہوئی پڑھنے تیسرے رکوع سجدون مین دیر کرنی چوتھے

رکوع کرے سیدھا کھڑا ہو سجدے کو جاتا پانچوین ایک سجدہ کرکے بیٹھے دوسرا سجدہ کرکے
درمیان نماز کے التحیات کے واسطے بیٹھنا ساتوین التحیات دونون قاعدون مین پڑھنی آٹھوین نکاح
کے پڑھنا جہان پکار کے پڑھتے ہین امام کو اور آہستہ پڑھنا جہان آہستہ پڑھتے ہین نوین الفلاح جمعہ
ورجمعہ اللہ آخر نماز کے کہنا دسوین دعاے قنوت وترین پڑھی گیارھوین چھ تکبیرین دو رکعتون عید
کی نماز مین پڑھنی بارھوین چار رکعت فرض ہین سے دو رکعت اول کو قرارت کے واسطے مقرر کرنا
تیرھوین جو فرض بار بار ہر رکعت مین آتے ہین اون مین ترتیب رعایت کرنی چودھوین ہر واجب
مین ترتیب نگاہ رکھنی سب چودہ واجب ہوئے اونہین سے اگر قصد کرکے ایک بھی ترک کرے گا نماز
جاتی رہین پر نہایت مکروہ ہوتی ہے اور جانے کے پاس ہو جاتی ہے واجب ہے کہ پھیرے اس نماز کو
پڑھے اور جو ان واجبون مین ایک یا زیادہ ایک سے بھول کے ترک کیا اور آخر نماز کے سجدہ سہو
کا کر لیا نماز صحیح ہوئی اور جو سجدہ سہو کا نکیا واجب ہے کہ یہ نماز پھیر کے پڑھے اور جو پھیرے نماز نہ
پڑھی فرض اتر گیا واجب کے ترک سے گناہ سر پر رہا سجدہ سہو کا یہ ہے کہ جب آخر کی التحیات
پڑھ چکے داہنی طرف سلام پھیر کے دو سجدے کرے پھر التحیات درود دعا پڑھ کے سلام پھیرے
لازم ہے ہر مسلمان پر کہ الحمد اور کئی صورتین قرآن کی اور جو چیز کہ نماز کے اندر پڑھی جاتی ہے خوب صحیح
کر کے یاد کرے اور نہین تو گنہگار ہوگا بلکہ بعضی غلطیون سے نماز جاتی رہے گی اگر الحمد سے پہلے بھول کے
سورت پڑھ لیا یا ایک آیت پڑھ گیا سجدہ سہو کا واجب ہو گیا جو الحمد کے پیچھے پہلے یا دوسرے رکعت
مین سورہ پڑھنا بھول گیا تیسرے یا چوتھے مین الحمد کے پیچھے پڑھے اور سجدہ سہو کا کرے
امام پر واجب ہے کہ دو رکعت صبح اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور عیدین اور تمام تراویح مین قرارت بلند
کے پڑھے اور پڑھنا ہوا قضا اگر بھول کے آہستہ پڑھے سجدہ سہو کرے اور اکیلا آدمی مختار ہے چاہے
ان نمازون مین پکار کے پڑھے چاہے آہستہ اگر وقت پر پڑھنا ہو پکار کے پڑھنا اچھا ہے اور جو کہ قضا
قضا پڑھتا ہو آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہین اور ظہر عصر کی نمازین اور دن کی نفلون مین
سب آہستہ پڑھے پکار کے جائز نہین اگر دو رکعت پڑھ کے التحیات کے واسطے بیٹھنا
بھول گیا جب تلک سیدھا کھڑا نہین ہوا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا لازم
نہین اور جو سیدھا کھڑا ہو گیا پھر نہ بیٹھے آخر نماز کے سجدہ سہو کا کرے اور جو پھر بیٹھے
جائیگا نماز لوٹ جائیگی اور جو چار رکعت پڑھ کے پانچوین کے واسطے کھڑا ہوا اور التحیات بھول گیا
جب تلک پانچوین رکعت کا سجدہ نہین کیا بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کا کرے

پھیرنے نماز درست ہوگئی اور جو پانچوں رکعت کا سجدہ کیا فرض باطل ہوئے یہ نماز نفل ہوگئی
التحیات پڑھ کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اب چار رکعت نفل ہوئیں اور ایک رکعت قضا ہوئی
اور جو چوتھے پانچوں کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ کے چھ پوری کر کے سجدہ سہو کا کر کے سلام دے
اب چھتوں نفلیں ہو جائیں گی اور جو چار رکعت کے پیچھے التحیات پڑھ کے بھول کے پانچویں
کی طرف کھڑا ہو جائے جب یاد آئے بیٹھ جاوے اور سجدہ سہو کا کر کے سلام دے اور جو پانچویں
رکعت پڑھ کے چھٹی رکعت اوس کے ساتھ ملا کر سجدہ سہو کا کر کے سلام دیگا تو بھی نماز صحیح ہوگی چار
فرض و نفل ہو گئی بیان سنتوں نماز کا سنت موکدہ نماز میں بارہ ہیں ایک رکعت بدیں یعنی دونوں ہاتھ
کانوں تک کھڑے وقت اوٹھانے دوسرے دونوں ہاتھ باندھ کے نماز پڑھنی شروع سے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھنا پہلی رکعت میں جو پہلے
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پہلی رکعت میں پڑھنا پانچوں رکعت میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
پڑھنا چھٹے تکبیرات انتقالات کی کہنی یعنی اوٹھتے بیٹھتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا ساتوں رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ
تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا اٹھوں میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا نوں سجدہ میں سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہنا دسویں التحیات کے پیچھے درود پڑھنا اَللّٰهُمَّ صَلِّ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ گیارھویں اس درود
کے پیچھے دعا پڑھنی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ جیسے یہ دعا نہ آوے اور کوئی قرآن میں سے یا حدیث میں سے یاد کر کے
درود کے پیچھے پڑھے بارھویں الحمد کے پیچھے آمین کہنا یہ بارہ سنتیں موکدہ نماز میں ہیں ان کے سوا اور بعضے
چیزیں کتابوں میں سنت لکھی ہیں اور بعضے میں مستحب اگر یہ ساری سنت نماز میں بجا لایا نماز کامل ہوئے
اور جو ان میں سے کوئی سنت ترک کرے نماز صحیح ہو پر مکروہ ہوتی ہے یعنی ثواب کم ہو جاتا ہے نماز سنت اور نفل اس واسطے
مقرر ہوئی ہے کہ جو فرض نماز میں کچھ نقصان یا خلل ہوا ہو قیامت کو دن سنت اور نفل سے پوری کریں اور اوس
شخص کی نجات ہو واسطے ہر انسان پر لازم ہے کہ فرضوں کے ادا کرنے میں بہت کوشش کرے سب کاروبار
چھوڑ کے فرض ادا کرے اگر نماز کا وقت تنگ ہو یا بیماری سے نماز پڑھنی مشکل پڑے یا سفر میں مسافر
جاتا ہو فرض کو ادا کرے باقی نماز کی فرصت ملے تو اوس سے بھی پڑھ لیں خیر کیونکہ قیامت کے

دن فرضون کے ترک سے بڑا عذاب ہوگا اور واجب کے ترک سے بھی عذاب ہوگا بالفرض تم
اور سنت کے ترک سے قیامت کے دن اسے غصہ کرینگے جھڑکینگے پر عذاب سخت نہ دینگے اور مستحب
نفل کے ترک کرنے والے بڑے درجون سے محروم رہینگے **جماعت** سے نماز پڑھنی سنت
سوکدہ ہے بلکہ بعض علمانے واجب کہا ہے مسلمان پر لازم ہے کہ جماعت کا تاکید بہت رکھے اگر
جماعت سے ایک نماز پڑھے گا ستائیس نمازون کا ثواب پاویگا اور فرض نماز مسجد مین پڑھے اگر گھر
مین یا دکان مین پڑھے گا ایک نماز کا ثواب ملے گا اور جو محلے کی مسجد مین پڑھے گا پچیس نماز کا ثواب
ملے گا اور جو جمعے کی مسجد مین پڑھے گا پانسو نماز کا ثواب ملے گا اور جو مسجد اقصے مین پڑھے گا ہزار نماز کا
ثواب ملے گا اور جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین پڑھیگا پچاس ہزار نماز کا ثواب ملیگا اور جو
کعبہ شریف کی مسجد مین پڑھیگا لاکھ نماز کا ثواب ملیگا **امامت** ایسا آدمی کرے کہ سارے جماعت کے
لوگون مین علم دین کا زیادہ رکھتا ہو اور قرآن شریف خوب صحیح پڑھتا ہو اگر قابل امام نہ ہوگا اپنی اور تمام
مقتدیون کی نماز کھووے گا جس شخص کے مذہب مین خلل ہو نماز اوسکے پیچھے مکروہ ہے اور نماز فاسق کے پیچھے
بھی صحیح پر مکروہ ہے فاسق وہ ہے کہ گناہ کبیرہ جیسے کیا یا صغیرہ پر جو پکڑی ہمیشہ کیا کرتا ہے لڑکے نابالغ کے
پیچھے نماز صحیح نہین پر تراویح کو بعضے علمانے جائز رکھا ہے اور بعضون نے نہین رکھا اگر امام بیماری
سے بیٹھکے نماز پڑھتا ہو اور مقتدی کھڑے ہون یا امام عذر سے تیمم کرے اور مقتدی وضو کرکے پڑھین
یہ جائز ہے اور نماز سب کی صحیح ہے ساری صف کے پیچھے جدا ہو کے ایک آدمی کو کھڑا ہونا مکروہ ہے
اور بہت برا ہے سنت یون ہے کہ جب تک صف اول ساری بھر نہ لے پیچھے کوئی کھڑا نہو اور جو صف
مین جاگہ نہ ہے چاہیے کہ ایک آدمی صف سے نکل کے پچھلے کے پاس آکے دو ہو جائین اوسے اکیلا
نہ چھوڑین مقتدی سب کندھے سے کندھا ملا کر برابر کھڑے ہون بیچ مین جاگہ نہ چھوڑین اور پاؤن آگے
پیچھے کرکے صف کو بیکا نہ کرین کہ بہت برا ہے **اذان** کہنی فرضون کے واسطے سنت ہے
وقت پر پڑھے یا قضا ہو اور مسافر جنگل مین بھی اذان کہکے نماز پڑھے اور چاہیے نرمی اقامت
کہے جب موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ سنے تو اللہ بھی اوسکے پیچھے کہے
جب وہ کہے اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یہ بھی کہے جب وہ کہے اَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ یہ بھی کہے جب وہ کہے حَیَّ عَلَی
الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ یہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ جب وہ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ یہ بھی کہے جو کوئی بعد اذان کلمہ شہادت پڑھ کے یہ دعا پڑھے اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ الرفیعۃ وابعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیمۃ انک لا تخلف المیعاد حق تعالیٰ اوسکے گناہ بخشے اور حضرت اوسکی شفاعت کرین جس طور جواب اذان کا اوسی طور جواب اقامت کا ہی پر جب موذن کہے قد قامت الصلوٰۃ یہ کہے اقامھا اللہ وادامھا اذان کے پیچھے دعا کرے جو چاہے امید قبول کی ہی اذان سنکے نماز کے واسطے آہستہ آہستہ چلکے آوے دوڑ کے نہ چلے کہ برا ہی اور جماعت کے واسطے بھی دوڑ کے نہ چلے اگر انسان چاہے کہ جید نماز پڑھے ایسے طور سے کہ جس مین فرض واجب سب ادا ہون اور مکروہات سے خالی ہو وہ نماز یون ہے کہ اذان سنکے اور اوسکے پیچھے اقامت یعنی تکبیر ہو اور حی علی الصلوٰۃ کے وقت امام اوسکے اور دل کو خدا کی طرف متوجہ کرکے نیت کرے اور قد قامت الصلوٰۃ کے وقت دونون ہاتھ کانون تلک اوٹھاکے اللہ اکبر کہے اور مقتدی امام کے پیچھے اللہ اکبر کہین اور عورت موندھون تلک ہاتھ اوٹھاوے اور دایان ہاتھ بایین کے اوپر مردنا ف سے نیچے اور عورت چھاتی پر باندھے امام اعظم کے مذہب مین اور اور علما کے مذہب مین مرد بھی چھاتی پر باندھے اور سبحانک اللھم سب نمازی آہستہ پڑھین امام ہو یا مقتدی یا اکیلا پھر امام اور اکیلا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ پڑھین مقتدی پھر نہ پڑھین امام اور منفرد الحمد پڑھے پھر سارے نمازی آہستہ آمین کہین امام اعظم کے مذہب مین مگر مقتدی جبکہ امام کی الحمد سنے پھر امام اور اکیلا سورت پڑھے اور مقتدی چپکے سنا کرین جب قرات پڑھ چکے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع مین جائے اور مقتدی امام سے پیچھے رکوع کرین اور انگلیان دونون ہاتھون کی کشادہ کرکے دونون گھٹنے مضبوط پکڑین اور دونون ہاتھ سیدھے رکھین جیسے کمان کا چلہ اور سر کمر برابر ہمواری برابر رہے سر اونچا نیچا نہو اور سبحان ربی العظیم تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہین پھر امام پیچھے اوسکے مقتدی سر اوٹھاکے سیدھے کھڑے ہون امام سر اوٹھانے کے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد کہے اور اکیلا نمازی دونون کہے اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونون کہے بہت علما کا یہی عمل ہے جب قومہ پورا کرین اول امام پیچھے اوسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ مین جائے پہلے زمین پر گھٹنے پھر دونون ہاتھ کی انگلیان ملاکے قبلے کیطرف کرکے برابر کانون تک رکھین اور بازو بغل سے اور پیٹ کو رانون سے اور پنڈلی کو اور بازون کو زمین سے مرد دور رکھین اور عورت

ان سب کو ملا دے اور سبحان ربی الاعلیٰ تین بار یا پانچ بار یا سات بار کہہ کر پھر امام پیچھے اوسکے
مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اوٹھاکے جلسہ کی حالت میں بیٹھ کے پڑھیں اللھم اغفرلی
وارحمنی واھدنی وارزقنی اور جو سارے کلمے پڑھے ایک بارہ کلمے پڑھے عفیفت جانے
پھر امام پیچھے اوسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائیں تیسری بار یا پانچ بار
یا سات بار سبحان ربی الاعلیٰ کہیں پھر امام پیچھے اوسکے مقتدی اللہ اکبر کہتے ہوئے دوسری
رکعت کے واسطے اوٹھیں پہلے مانتھا پھر ناک پھر دونوں گھٹنے اوٹھاکے کھڑے ہوکے جس طور پہلے
رکعت پڑھی تھی دوسری رکعت پڑھیں پر بسم اللہ اور اعوذ باللہ نہ پڑھیں جب دوسری رکعت
پڑھ لیں داہنا پانوں کھڑا کرکے اونگلیاں اوسکی قبلے کیطرف کریں اور بانوں بچھاکے اوسکے اوپر بیٹھیں
اور اونگلیاں دونوں ہاتھوں کی قبلے کی طرف کرکے دونوں زانو پر رکھکے التحیات پڑھیں اگر نماز دو
ہو درود دعا التحیات کے پیچھے پڑھ کے دونوں طرف السلام دین اکیلا نمازی السلام کے وقت بیچ میں یوں
نیت کرے کہ سلام دونوں طرف کے فرشتوں کو کرتا ہوں اور امام یوں نیت کرے کہ سلام مقتدیوں کو کرتا ہوں
اور مقتدی یوں جانے کہ سلام امام کو اور اوسکے ہمراہ اور جو مقتدی ہیں اونکو کرتا ہوں اور تحیات التحیات پڑھتے
وقت یہ چاہیئے کہ دونوں ہاتھوں داہنی طرف سے نکال دے اور ہاتھوں سیدھا بچھا دے اور جو نماز میں پانچ
رکعت کی ہو دو رکعت پہلے التحیات پڑھ کے کھڑا ہوکے تیسرے بار جو تیسری رکعت ہے الحمد پڑھ کے آخری
التحیات کے پیچھے درود دعا پڑھ کے سلام دے نماز میں یہ کھڑا رہے اور توجہ دونوں ہاتھوں پر برابر رکھے اور دونوں
پانوں کے بیچ چار انگل کھلا رکھے بہت چوڑا اور بہت تنگ نہ کرے اور نظر سجدے کی جگہ پر رکھے ادھر اودھر نہ دیکھے
اور امام کی تمام تر بات سنے کرے یعنی رکوع یا قومہ یا سجدہ یا جلسہ جو امام سے جلدی نہ کرے کہ بہت گناہ ہو جو کوئی
امام سے جلدی کریگا سر اوسکا گدھے کا سا ہوگا اور قومہ جلسہ کو خوب ادا کرے اور نہیں تو سزاوار گنہگار ہوگا اور
خدا کے چور میں لکھا جائیگا اور نمازی کو لائق ہے کہ نماز میں دل خدا کیطرف متوجہ رکھے ادھر اودھر نہ جانے دے
کہ بہت برا ہے اور جو خدا توفیق دے بعد سلام کے آیت الکرسی ایکبار اور سبحان اللہ تینتیس بار
الحمد للہ اسی بار اللہ اکبر چونتیس بار لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک
ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر ایکبار پڑھے
اور دعا جو اپنی زبان میں چاہے اور وظیفہ دعا میں حدیث شریف میں بہت ہیں جسے چاہے پڑھے
جو کوئی امام کو رکوع میں پاوے شریک ہوکے اللہ اکبر کہکے دوسری بار اللہ اکبر کہکے رکوع
میں شریک ہو جاوے اور جو کھڑا ہوکے ایکبار اللہ اکبر کہا رکوع کیا اور بھی نماز میں داخل ہو

اور نماز صحیح ہوئی پر بعضے علمانے جب تلک دو بار سہو صحیح نہیں رکھا ہے اور جو نیت کرکے اللہ اکبر جھک
سے رکوع کے نزدیک ہوئے کہا نماز صحیح نہوئی سب علما کے مذہب پر ہیں اگر فرض نماز قضا ہوا اور دوسری
نماز کا وقت آوے یا وتر قضا ہو اور فجر کی نماز کا وقت آوے واجب ہے کہ پہلے قضا نماز پڑھ کے
پیچھے ادا کے ادا پڑھے اور جو وہ چار نمازیں قضا ہوئیں واجب ہے کہ ترتیب سے پڑھے یعنی پہلے صبح
کے پھر ظہر کی اسی طور آخر تک اگر ایک نماز قضا ہوا اور اوسکے یاد پر دوسرے وقت کی پڑھے ادا نماز
صحیح نہوئی اگر قضا نماز یاد ہے اور وقت ادا کا تنگ ہے کہ دونوں نمازیں نہیں پڑھ سکتا ہے اول نماز
ادا پڑھے پیچھے اوسکے قضا پڑھے اور جو قضا نماز بھول گیا اور ادا پڑھ لی تو بھی جائز ہے بعد اوسکے قضا پڑھ لے
اور جو کسی شخص نے چھ نمازیں قضا کیں اب سات ویں نماز اوسکی یاد پر پڑھنی جائز ہے جب ان چھٹوں کو پڑھ چکے گا
پھر صاحب ترتیب ہو جائیگا اگر بعد اوسکے ایک یا دو تین یا چار یا پانچ نمازیں قضا ہوئیں پہلے اونکو پڑھ کے
تب وقت کی نماز پڑھے گا اور جو چھ قضا ہوئیں چھ ترتیب ساقط ہوئی پھر جب ان چھٹوں کو پڑھ لیا
صاحب ترتیب ہو گیا اگر نمازی نماز کے اندر کچھ بات بول اٹھے جان کے یا بھول کے یا کسی کو سلام کرے
یا جواب سلام کا زبان سے یا کہاوے یا پڑھے یا آواز کر کے روئے درد مصیبت سے یا آہ آہ کرے
یا اُخ اُخ کہا نسے یا چھینکنے والے کو کہے یرحمکم اللہ یا کسی نے اپنی خبر نیک یا خوشی کی بات کہی اور اوسنے
جواب میں کہا سبحان اللہ والحمد للہ یا کسی نے اپنی مصیبت کی بات سنی اوسنے اوسکے جواب
میں کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ یا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون یا نماز میں قرآن ایسا
غلط پڑھا جس سے معنی اور ہو گئے یا آپ نے امام کے سوائے کسی اور کو غلطی بتائی یا نماز میں قرآن بھول
گیا اور اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کے بتلانے سے لقمہ کے لیا یا بے ہیئت سجدہ کیا یا قبلے کی طرف سے
چھاتی اوسکی پھری یا نماز میں کوئی فرض بے عذر ترک کیا یا سجدے میں دونوں پانوں زمین سے اوٹھائے
یا نماز میں قرآن دیکھ کے پڑھا یا نماز میں امام کے آگے کھڑا ہو گیا نماز اوسکی ان سب صورتوں میں باطل ہوئی
یعنی ٹوٹ گئی اور جاتی رہی پھر نماز پڑھے اور جو نماز کے اندر عمل کثیر کیا نماز ٹوٹی عمل کثیر وہ ہے کہ جو کام
ہاتھوں سے ہوا کرتا ہے اگر نمازی نے اوسی کام کو دونوں ہاتھوں سے کیا یا ایک ہاتھ سے کیا نماز ٹوٹی اگر
نماز میں مسکرایا بغیر آواز کے نہ وضو جاوے نہ نماز اور جو آواز سے ہنسا پر اسی نے سنا غیر نے نہ سنا ایسی ہنسی
سے نماز جاتی ہے پر وضو میں خلل نہیں ہوتا اور جو کھلکھلا کے ہنسا غیر نے سنا وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی
اگر قصد کرکے وضو توڑے نماز فاسد ہوئی اگر تین بار ایک رکن کے اندر نماز میں بلا عذر کھجلایا نماز فاسد
ہوئی مکروہات نماز کے بہت ہیں بعضے ضروری بیان ہوتے ہیں اگر واجب نماز کا ترک کیا مکروہ تحریمی ہے

بہت مکروہ ہوتی واجب ہی ایسی نماز پھیر کے پڑھے اور جو سنت مؤکدہ ترک کی تھی پھیر پڑھے اور جب
ترک کیا نماز صحیح ہی پر تھوڑا سا ثواب کم ہوا نماز میں حرکت عبث یعنی بیفائدہ کرنی مکروہ ہی اگر ضرورتی ہی
اور جو بہت سے نماز فاسد ہوتی ہی نماز میں ہاتھ کی ہتھیلی پونچھنی مکروہ ہی اور کپڑے کو بھی سے بچانے
کے واسطے اوٹھانا مکروہ ہی اور کپڑے کو کاندھے پر ڈال کے دونوں طرف سے لٹکانا ناپاک کیا جامہ کے
بندا وسکے نہ باندھنے مکروہ ہی سر ننگے نماز کرنی مکروہ ہی سر پر بالوں کا جڑا باندھنے نماز مکروہ نہیں
بلکہ ثواب یوں ہی کہ بالوں کو نماز کے وقت کھول دے تو وہ بھی سجدہ کریں ہاتھ کے آگے سے
کنکر مٹی دور کرنی مکروہ ہی جو سجدہ ہو سکے اور جو نہو سکے ایکبار یا دوبار دور کرے نہیں نماز بگڑے اونگلیاں
نماز میں چٹکانی مکروہ ہی نماز میں ادھر ادھر دیکھنا یا آسمان کی طرف دیکھنا یا بلا ضرورت ہنسی طرف یا پائین طرف
اور جمائی لینی انگڑائی توڑنی زمین پر سجدہ کرنے میں باہیں ڈالنی یا پیٹ سے ران ملانی مکروہ ہی
اور مرد کو لال زرد کپڑوں سے یا ریشمی کپڑوں سے یا گھیرہ پگڑی سر پر باندھ کے کپڑے کھول کے نماز
مکروہ ہی اور جن کپڑوں میں آدمی یا جانور کی صورت ہو نماز پڑھنی مکروہ ہی اور نماز کے آگے سے چلا جانا
بہت بڑا گناہ ہی اسواسطے نمازی کو لائق ہے کہ جس جا گہہ رستا چلتا ہو نماز نہ پڑھے بلکہ ایک لکڑی اپنی
آگے کھڑی کر کے پڑھے نماز میں کھانسنا خوب نہیں جب تلک نہ روکے لاچاری کو معاف ہی جسوقت
بھوک غالب ہو اور کھانا بھی طیار ہو اور دل بٹا ہوا ہو یا انسان کو احتیاج مکان ضرور یا پیشاب کی ہو نماز
مکروہ ہی اور خاطر جمع کر کے نماز پڑھے جو نماز کا وقت ہو پھیر کے پڑھنا خوب ہی تو قیامت کے عذاب سے
چھوٹے اور جو نہ پڑھا فرض سر سے اوتر گیا تصیر واجب ہوا اگر انسان بیمار ہو کہ کھڑا ہو سکے بیٹھ کے نماز پڑھے
اور رکوع سجدہ کرے اور جو رکوع سجدہ نہیں کر سکے دونوں کے واسطے اشارہ کرے پھر رکوع
کے واسطے تھوڑا جھکا دے سجدے کے واسطے بہت جھکا دے اور جو بیٹھنے کی طاقت
نہو لیٹ کر نماز اشارہ سے پڑھے چت لیٹے اور پاؤں قبلے کیطرف کر کے یا جیسا گوارہ ہو نماز اشارہ
اوس طور سے لیٹ کر قبلے کیطرف منہ کر کے اور جو ایسا بیمار ہو کہ اشارہ کی واسطے بھی سر نہیں اوٹھا سکتا
نماز موقوف رکھے جب تلک حق تعالے سر اوٹھانے کی طاقت دے جب طاقت سر اوٹھانے کی آوے
نماز شروع کرے اور بعضے علماء نے کہا جسے طاقت سر اوٹھانے کی نہو دل میں نیت کر کے دل سے
نماز پڑھے اور پلک سے اشارے رکوع سجدوں کے کرے غرض نماز چھوڑنا نماز کا نہیں
بدچیز ہے قیامت کے دن بے نمازی کو عذاب سخت ہوگا اگر انسان شہر میں ہمیشہ رہتا ہو یا زیادہ سفر کا
کر کے اپنے گھر سے نکلے اور عمارت شہر کی سی باہر ہو ایسا شخص مسافر ہوا جاز کوت فرض

دو رکعت پڑھے یعنی ظہر عصر کی عشا کی نماز دو رکعت پڑھا کرے اور فجر مغرب کی نماز پوری پڑھے مگر نکری
اور جو مسافر امام ہو اور مقیم مقتدی ہو مسافر اپنی دو رکعت نماز پڑھ کے سلام پھیرے اور مقیم مقتدی کھڑا
ہو کے دو رکعت باقی اپنی پڑھ کے سلام پھیرے اگر مسافر اپنے گھر آیا اب سفر تمام ہوا چار دن رکعتا
اگے گھر میں پڑھے اور جو راہ میں مسافر نے کسی شہر میں یا کسی گانوں میں پندرہ دن یا پندرہ سے زیادہ
رہنے کا ارادہ کیا تو بھی چار رکعت پڑھا کرے جب اوس مکان سے سفر کریگا پھر دو گانہ پڑھے گا مسافر
سنتوں کو کم نکرے پر جو راہ میں چلا جاتا ہو اور سنت پڑھنے کی فرصت نپاوے سنت موقوف کرے اور فرض

پڑھے نماز جمعے کی فرض ہی دو رکعت جماعت سے شہر میں اکیلے صحیح نہیں گانوں میں بھی صحیح نہیں جمعے
کے فرض پڑھنے سے ظہر کی نماز معاف ہوتی ہی نیت یوں کرے نماز کرتا ہوں دو رکعت فرض اس
جمعے کی واسطے اللہ تعالی کے منہ میرے سرے خالصاً للہ تعالی اقتدیت بھذا الامام متوجہاً
الی جہۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ اکبر جمعے کے دن بعد دوپہر کے وقت اذان کے خرید فروخت
حرام ہی طیاری نماز کی کرے اور دنیا کے کاروبار موقوف کرے جب امام خطبہ پڑھے اوسکی طرف
سب متوجہ ہو کے خطبہ سنیں اول سے آخر تک خطبے کے باتیں نکریں اور نماز سنت نفل نہ پڑھیں جب
بیٹھے رہیں جب نماز ہوے خرید فروخت مباح ہوئی جمعے کے دن شہر میں ظہر کی نماز جماعت سے مکروہ
امام اعظم کے مذہب میں وتر کی نماز اور دونوں عید کی واجب ہی اور علما کے مذہب میں تینوں نماز
سنت موکدہ ہیں عید الفطر کے دن سنت یوں ہی کہ پہلے کچھ کھا دے اور مسواک کرے اور غسل
کرے اچھے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو اگر میسر ہو لگا دے اور صدقہ فطر کا فقیروں کو دے کے
عیدگاہ کو نماز کے واسطے جاوے اور راہ میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا چلا جاوے جب عیدگاہ میں
پہونچے تکبیر موقوف کرے تکبیر یوں ہی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد
وقت نماز عیدین کا اشراق کے وقت سے دوپہر تک ہی عیدین کی نماز یوں پڑھے نیت کرے تکبیر
تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھے سبحانک اللھم پڑھے جب پڑھ چکے دونوں ہاتھ کانوں تلک اٹھا
کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے پھر ہاتھ اوٹھا کے اللہ اکبر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے
پھر ہاتھ اوٹھا کر اللہ اکبر کہکے ہاتھ باندھ لے اور دوسری رکعت میں جب قرات پڑھ چکے اسی طور تین بار
اللہ اکبر کہکے پھر ہاتھ تیسری بار نہ باندھے بلکہ چوتھی بار اللہ اکبر کہکے رکوع کرے عید اضحے کے دن بھی یوں ہی
کرے جیسے عید الفطر میں ہی پر نماز سے پہلے نہ کھاوے بلکہ بعد نماز عید کے اپنی قربانی میں سے کھاوے
اور راہ میں تکبیر پکار کے پڑھتا چلے اور دونوں عیدوں میں بہتر یوں ہی کہ جاوے ایک راہ سے

آوے دوسری راہ سے تو تین تاریخ ذی الحجہ کی دوپہر ہوتے تاریخ عصر کی نماز تک ایسا ہو پھر نماز ظہر کے
پڑھنے کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد یہ تکبیر جہاں کا
مردہ مسلمان کو غسل دینا اور کفن گور کرنا اور نماز جنازہ کی یہ سنی فرض کفایہ ہے جو بعضے مسلمان بھی
یہ کام کرلیں کے سب کے سر سے اوتر جائیگا اور جو کسینے نکیا جس جس کو مردے کا احوال معلوم ہوگا
سب گنہگار ہوں گے مسلمان پر لازم ہے کہ اپنی موت یاد رکھے حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی تین بار
موت کو یاد کریگا ہر مرتبہ درجہ شہادت کا پاویگا اور لازم ہے کہ جو کسیکا دین حق اسپر آتا ہو یا نماز یا روزہ
یا کفارت قسم کی یا کچھ اور اسکے ذمے ہوں سب چیز وں کو لکھ کے اپنے پاس رکھے کہ اگر اچانک موت
آوے اور اسکے پیچھے وارث اوسکے اذکرین جب انسان مرنے لگے اوس کے پاس وارثوں کلمہ پڑھنے
اور سورہ یٰسین جب مرجاوے تو بلا دیری سے غسل کفن کرکے نماز جنازے کی پڑھکے دفن کرنے اور
کریں انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں رونا چلانے کے اور ہائے کرنا اور بال نوچنا اور سینہ پیٹنا حرام ہے
بلکہ حضرت نے ایسے لوگوں پر لعنت کی ہے لیکن فقط دل سے غم کرنا اور آنسو بہنا آہستہ رونا منع نہیں
اگر بغیر نماز پڑھے مردے کو دفن کیا ہو تو اسکے اوپر نماز اسکے گور پر پڑھیں نماز جنازہ کے لیوں ہے
کہ پہلے نیت کرے نماز پڑھنا سوا اس جنازے کی نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے اس میت کے
سونہہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر اور دونوں ہاتھ کانوں تلک اٹھاوے اور باندھ لیوے پھر
ہاتھ نہ اوٹھاوے اور پڑھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک پھر اللہ اکبر کہکے پڑھے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت
علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی ال محمد
کما بارکت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید پھر اللہ اکبر کہکے پڑھے اللھم اغفر لحینا وستیتا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا
وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ
علی الایمان اور جو میت لڑکا ہو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا اجرا وذخرا
واجعلہ لنا شافعا ومشفعا اور جو لڑکی ہو یہ دعا پڑھے اللھم اجعلھا لنا فرطا واجعلھا لنا اجرا
وذخرا واجعلھا لنا شافعۃ ومشفعۃ ۞ پھر جہنی بار اللہ اکبر کہکے دونوں طرف
سلام دے جو بچہ پیدا ہوکے رونے یا حرکت کرے کہ جیتا ہونا اوسکا معلوم ہوا اوسپر نماز
اور جو مردہ پیدا ہو غسل دیکے کپڑے میں لپیٹ کے دفن کردیں نماز نہیں ہیں اور کا حاوے

اوس عورت پر واجب ہی کہ چار مہینے اور اوس روز تک سوگ کرے یعنی بناؤ سنگار موقوف کرے مہندی چوڑی سرخ رنگ کپڑا استعمال نکرے اور تیل سرمہ کاجل نہ لگاوے اور خاوند کے گھر سے باہر نجاوے اور جو کوئی کاروبار سودے سلف کو بھولا بھاری کو دن مین باہر جایا کرے اور رات کو اوسی گھر مین آ کر رہے جو دن کو رات کو حضرہ ہو یا گھر ڈہی جاوے یا کوئی زبردستی اوسے گھر سے نکالے لاچار کوسنی اور گھر مین جاکے سوگ کرے پر صبر سے بیٹھی رہے پٹنا چھٹنا حرام ہے جب چار ماہ دس روز ہو لین سوگ دور کرے یعنی مہندی یا خوشبو لگاوے اور جو خاوند کے سوا کوئی اور مر جاوے باپ یا بھائی یا بیٹا یا اور کوئی تین دن تک سوگ کرنا جائز ہی واجب نہین چاہے کرے چاہے نکرے اور تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہی قبرستان مین زیارت کے واسطے جانا ثواب ہی ہر قبر کو دیکھے اپنی مرت یاد کرے اور خدا سے اپنے واسطے اور مردون کے واسطے دعا رحمت اور بخشش کی مانگے اور الحمد اور قل ہو اللہ اور الہٰکم التکاثر یا اور جو کچھ کلمہ پڑہ کے ثواب اونکو بخشے اہل قبرستان مین جاکے یہ دعا پڑہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ نَسْئَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَيَرْحَمُنَا اللّٰهُ وَاِيَّاكُمْ جو عبادت خدا کے واسطے کرے نماز نفل یا روزہ یا حج یا فقیرون کو کھلانا یا پانی پلانا اور اوس عبادت کا ثواب مردے کی روح کو بخشنے اوسے ثواب ہو بخشنا ہی پر جو بعض اوس عبادت مین خدا کیواسطے نہ کی جیسا بعضے جاہل پیرون کے نام پر بکرا یا مرغا یا مال کی نیاز کرتی ہین ایسی نیاز کسی کام کی نہین ایسی باتون سے پیر ناخوش ہوتے ہین اور یہ لوگ بڑے گنہگار ہوتے ہین بلکہ ایسے بکرے مرغے کا گوشت کھانا بعض علما نے حرام لکہا ہے خدا مسلمانون کو ان بلاؤن سے بچاوے قبرون کو سجدہ کرنا حرام ہی اور گرد اونکے پھیرنا نسبت اونکی مان نی اور روشنی انکی کرنی اور دعا اونسے مانگنی بہت زبون ہی بلکہ اونکے نام پر بکرا مان پہنی دوڑے ڈالنے بھی برا ہی اور سر پر بال چوٹی اونکے نام پر رکھنی بھی نہایت برا ہی یہ رسمین جہالتون کی ہین حق تعالیٰ نجات دے جسے دعا اولیا کے وسیلے سے منظور ہو یون کہے یا اللہ میری مراد فلانی ولی کے طفیل سے بر لا اور یون نکہے یا پیر میری مراد بر لاؤ اور نیاز یون کرے یا اللہ میرے بیٹا ہو تیرے نام کا فقیرون کو کھانا کھلاؤن اور ثواب اوسکا فلان ولی کی ارواح کو بخشون یون نکہے یا پیر تو مجھے بیٹا دیگا تیری نیاز کرونگا ایسی باتین بہت بری ہین خدا عمل کی توفیق دے شب برات کو مردونکی گور پر جانا چھانے بلکہ ہر وقت حرام ہین اولیا کی گور ہو یا شہید کی یا کسی اور کی اور لال تاگے باسن پر باندہنے

مزدوری کی فاتحہ دینی بیہودہ بات ہے جسے فاتحہ دینی منظور ہو کھانا بانٹ خدا کے واسطے محتاجوں کو دیدے
مردے کو بخش دے زیادہ بکھیڑا بیہودگی ہے اور شب برات کو گھر والوں کے اندر بہت سے چراغ جلانا اور آتشبازی
چھوڑنا حرام ہے کیونکہ یہ رات بزرگان دین کی عبادت کرنے بدعتوں سے توبہ کرنے کی ہے

بیان زکوٰۃ

اور صدقہ فطر کا بیان ارکن اسلام کا زکوٰۃ ہے اور روزہ فرض ہے جو کوئی زکوٰۃ فرض نجانے وہ کافر
ہے اور جہنم میں جائے گا اور اگر نہ دے قیامت کے دن اوسکا مال سانپ ہوکے اوسکے گلے میں
طوق ہوگا اور ڈستا جاندی دوزخ میں گرم کرکے اوسکے بدن پر داغ دینگے زکوٰۃ فرض ہے مسلمان
آزاد عاقل بالغ پر جب مالک نصاب کا ہو اور وہ نصاب کاروبار ضروری سے بچ رہے اور نصاب
پر ایک برس پورا گذرے یعنی غلام پر زکوٰۃ نہیں اور لڑکے اور دیوانے کے مال میں زکوٰۃ نہیں ہاں
ظاہر کے مذہب میں اور علماء فرماتے ہیں لڑکے اور دیوانے کے مال میں یعنی زکوٰۃ فرض ہے
اوسکی حفاظت کرنے والی اور انکا دینے اور لینے والی اور اوسکے پاس مال نصاب سے کم ہو اور پھر زکوٰۃ نہیں اور جسکے
پاس مال نصاب بھر ہو اور وہ اوسنا یا اوس سے زیادہ قرض دار ہو اور پھر زکوٰۃ نہیں رہتے کے
گھر دن میں پہننے کے کپڑوں میں خدمت کے غلاموں میں سواری کے جانوروں میں لڑائی کے
ہتھیاروں میں کسب کے اوزاروں میں رہنے کی کتابوں میں اور جو چیزیں اوس کے کاروبار
میں کام آتی ہیں جیسے تو اتاری کے لکھنے کے برتن اون میں بھی زکوٰۃ نہیں جس مال میں زکوٰۃ فرض
وہ مال دو قسم ہے ایک قسم نقد ہے یعنی سونا چاندی چاہے وہ سکہ اشرفی ہو یا ڈبو ریا پترے سونے چاندی کے
کے سکوں نصاب چاندی کی دو سو درم ہے جسکے بانوے تولہ اور چھ ماشہ چاندی ہوتی ہے چھ حصہ
دے اور پانچ کے اسی چاندی اوسکے پانچ اور سونا بیس مثقال ہے جسکا سات تولہ اور چھ ماشہ سونا ہوتا ہے چھ حصہ
خدا کی راہ میں دے اور نصاب سے زیادہ میں اسی حساب سے اور جس روز اوس پر گذرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے
یا اوس کا سونا کاروبار ضروری سے بچ رہے اور جس روز اوس پر گذرے چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے
پہلے پاس نصاب سے کم چاندی ہو اور نصاب سے کم سونا پھر تول کرے نصاب پورا کرے اور چالیسواں
حصہ زکوٰۃ دے عین زکوٰۃ میں ضرور ہے بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتی جس پر زکوٰۃ فرض ہو جسوقت چالیسواں
حصہ زکوٰۃ دے نیت کرے اوسے زکوٰۃ فرض جان کے جدا کرکے اور فقیروں کو دے اور جو جدا نکالے جب کسی فقیر
کچھ دے اوسوقت جی میں سمجھ لے کہ یہ زکوٰۃ فرض ادا کرتا ہوں اگر نیت زکوٰۃ کی نہ کی اور سارا مال بانٹ دیا
زکوٰۃ سر سے اوتر گئی اور جو کچھ مال رکھا کچھ فقیروں کو دیا اور نیت زکوٰۃ کی نہ کی بعضے علماء نے کہا ہے
مال کی زکوٰۃ اوسپر لازم ہے اور بعضوں نے کہا جتنا مال بانٹا اوسکی زکوٰۃ سر سے اوتر گئی جتنا

اوسکی زکوۃ دے دوسری قسم مال زکوۃ کی یہ ہی کہ سوداگری کے واسطے خریدا کپڑا یا غلہ یا کچھ اور جب ایسی
مال پر برس روز گذرے اوسکی قیمت کرے اگر پاون تولے چھ ماشے چاندی یا اس سے زیادہ قیمت اوسکی
تھہرے چالیسوان حصہ زکوۃ دے تیسری قسم مال زکوۃ کی جانورین یعنی اونٹ گائین بکریان زیادہ رہا یا
گھر ساجے برس یا آدھے برس سے زیادہ جنگل مین چرا کرین زکوۃ اونمین واجب ہی اونٹ کی زکوۃ کی مسئلے بیان
نہین کیے تیس گائے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پورے ہون اور برس اوپر گذرے ایک
بتیعا یعنی بچڑا یا بچڑی دو برس دن سے زیادہ کا دو برس سے کم کا دیوے جب چالیس ہون ایک مسنا
یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچڑا یا بچڑی دیوے جب ساٹھ ہون دو بتیعے دے
جب ستر ہون ایک مسنا اور ایک بتیعا جب اسی ہون دو مسنے جب نوے ہون تین بتیعے
جب سو ہون دو بتیعے اور ایک مسنا دے اسی طور سے ہر ایک تیس مین بتیعا اور ہر چالیس مین مسنا
دیا کرے گائے بھینس کی زکوۃ ایک طور ہی چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین جب چالیس پورے
ہون اور برس اوپر گذرے ایک بکری زکوۃ دے ایک سو تیس تلک جب ایک سو اکیس ہون دو بکری
زکوۃ دی دو سو تلک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تین بکری دے ایک کم چار سو تلک جب چار سو پوری ہون
چار بکری دے پھر ہر سیکڑے مین ایک بکری دیا کرے بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہی زکوۃ مین چاہے
بکری دے چاہے بکرا دے چھوٹے بڑے سب جانورون کے زکوۃ دے زکوۃ مسلمانون کو
دے کافرون کو نہ دے فقیرون کو دے دولتمندون کو نہ دے دولتمند وہ ہے کہ مالک
نصاب کا ہو اور جو نصاب سے کم مال اوسکے پاس ہو زکوۃ اوسے دینی جائز ہی زکوۃ اپنے
ماں باپ کو اور اپنی اولاد کو نہ دے اور عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو نہ دے اور اپنے
غلام باندی کو نہ دے اور زکوۃ کا پیسا سید و نکو نہ دے سوا زکوۃ کے اور کچھ ادب سے گذرانے
اگر چچا بھائی اور قرابت والے محتاج ہون زکوۃ اونکو دینی بہت خوب ہی **صدقہ**
فطر کا جو شخص مالک نصاب کا ہو عید کے دن صدقہ فطر کا دینا اوسپر واجب ہی جتنے آدمی گھر کے
ہون ہر ایک کی طرف سے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیرون کو دے عید کی نماز کو جانے پر
اپنی جورو کی طرف اور بیٹا بیٹی بالغون کی طرف سے دینا ضرور نہین وے اپنے پاس سے دیوین
اگر مالک نصاب کے ہون پر غلام باندی کی طرف سے دے جسنے صدقہ فطر عید کے دن نہ دیا
جب چاہے دے جو کوئی کسیکے گھر اوترے تین دن تک ضیافت اوسکی خوشی سے کرنی سنت
ہی سوال کرنا بغیر نہایت محتاجی کے حرام ہی جو شخص مالک نصاب کا ہی عید اضحے کے دن

یا رات خیال کرکے کھانا سحری کا کھایا پیچھے معلوم ہوا کہ رات تھی بلکہ صبح صادق ہو گئی تھی یا دن سے
خیال کیا کہ دن آخر ہو گیا اور روزے کا وقت ہو گیا یہ بات دھیان کرکے روزہ کھولا پیچھے دن نکلا تو
یا بھولے آدمی کے حلق میں پانی جا پڑا ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹا اور قضا اوسکی واجب ہوئی
پر کفارہ واجب نہیں اور جو روزے کو بھول گیا اور بھول کر کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا یا غسل کی حاجت
ہوئی یا بدن پر تیل ملا یا آنکھوں میں سرمہ ڈالا تو بھی روزہ نہیں ٹوٹا روزے میں غیبت کرنا یعنی کسی
کسی کا کرنا اور کسی کو گالی دینا اور برا کہنا نہایت بد ہے ثواب روزہ کا جاتا رہتا ہے بلکہ روزہ وار کو لائق ہے کہ روزہ
کو پاک صاف رکھے اور حلال چیز سے افطار کرے اور عبادت میں مشغول رہے جھوٹ فحش بازی سے توبہ
کرے اس مہینے مبارک کو غنیمت سمجھے ایک عبادت اس ماہ کی ستر ماہ کے برابر ہے فقیر غریب کی خدمت
غنیمت جانے اور صدقہ فطر کا عید کے دن نہایت خوشی سے ادا کرے تو روزے اوسکے قبول ہوں
مریض اور مسافر کو روزہ رمضان کا کھانا جائز ہے اور جو روزہ رکھیں تو بھی جائز ہے پر جو روزہ رکھنے سے
مرنے کا اندیشہ ہو روزہ رکھنا گناہ ہے جس مریض مسافر نے روزہ رمضان کے کھا سے رکھے اور وہ
اسی مرض میں مر گیا یا سفر میں مر گیا گنہگار نہیں اور جو بیمار چنگا ہو کے مرا یا مسافر مقیم ہو کے مرا جتنے
دن چنگا ہو کے جیتا رہا یا مسافر مقیم ہو کے جیتا رہا اوتنے دنوں کی قضا واجب ہوئی جیسے دس
روزے بیماری یا سفر میں کھائے پھر اچھا ہو کے مقیم ہو کے پانچ دن جیا اب اسپر پانچ روزوں کی قضا
واجب ہے اگر قضا کی وارث پر واجب ہے کہ ہر روزے کے بدلے دو سیر گندم یا چار سیر جو فقیروں کو
دے پر دنیا وارث پر جب لازم ہے کہ مردہ کہہ مرا ہو اور بغیر کہے واجب نہیں پر بغیر کہے اگر وارث نے
دیا تو بھی صحیح ہے قضا رمضان کی چاہیے ایک لخت رکھے چاہے فرق سے رکھے لیکن کفارہ ایک لخت
واجب ہے جو شخص نہایت بڈھا ہو اور طاقت روزے کی نہ رہی روزہ نہ رکھے اور عوض ہر روزے کے
برابر صدقہ فطر کے فقیروں کو دے پھر اگر طاقت روزے کی آجائے اون روزوں کو قضا کرے جو عورت
حمل سے ہو یا دودھ پلاتی ہو اگر روزہ رکھنے سے اوسکے بچے کو ایذا ہو روزہ نہ رکھے اور قضا روزے کی اوپر واجب ہے
عورت حیض نفاس والی روزہ نہ رکھے جب پاک ہو قضا اوسکی کرے جو کوئی عید الاضحی کے عرفے کے دن
روزہ رکھے ایک برس اگلے اور ایک برس پچھلے کے گناہ بخشے جاویں اور جو روزہ عاشورے کا رکھے
ایک برس کے گناہ بخشے جاویں جیسے نماز سوا خدا کے کسیکے واسطے پڑھنی جائز نہیں روزہ بھی کسی کا
رکھنا جائز نہیں **بیان حج کا** پانچوان رکن اسلام کا حج ہے جیسے حق تعالیٰ حج راہ اور سواری
کے اور راہ میں امن ہو حج اوسپر فرض ہے جو کوئی حج کو فرض جانے وہ کافر ہے اور جسپر فرض ہو

اور فاسق یعنی بڑا گنہگار ہو حج ساری عمر میں ایکبار فرض ہو جب خدا نے استطاعت کرے
اوسوقت معلوم کرے اسوسطے باقی مسئلے بیان نہ کیے بعضے ارکان اسلام کے بجالانے فرض ہیں
گناہوں سے دور رہنا بھی فرض ہو گناہ بعضے کبیرہ ہیں یعنی بڑے اونکے کرنے سے عذاب ہوگا
اگر توبہ نکرے اور بعضے صغیرہ ہیں اونکے کرنے سے بھی عذاب ہوگا پر تھوڑا اب کبیرہ بعضے بیان
کرتا ہوں شرک خدا سے کرنا ناحق ناحق کرنا ماں باپ کو ایذا دینا عورت سے زنا کرنا یتیم لڑکا کا مال کھانا کسی
عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی کرنی دو جنے کافروں کی جنگ سے بھاگنا شراب پینا ظلم ناحق کرنا کسیکے
پیچھے بدی سے یاد کرنا کسیکے حق میں گمان بد کرنا اپنے تئیں غیروں سے اچھا جاننا خدا سے خوف نکرنا خدا کی
رحمت سے ناامید ہونا کسی سے وعدہ کرکے وفا نکرنا ہمسائے کی جورو یا بیٹی پر نظر بد کرنا کسیکی امانت میں خیانت
کرنا خدا کا فرض ترک کرنا قرآن شریف پڑھکے بھلانا شہادت حق کی چھپانا شہادت جھوٹی دینا جھوٹ
بولنا خصوص قسم جھوٹی کھانا جس سے کسیکا مال یا جان یا حرمت جاتی رہے قسم خدا کے نام کے سوا
اور کسیکے نہ کھانا اور سبب کسیکو سوائے خدا کی کرنا قرآن کی مجلس میں اور کسی کام میں مشغول ہونا
جمعے کی نماز ترک کرنا ہمیشہ جماعت ترک کرنا مسلمان کو کافر کہنا کسیکا گلہ سنا چوری کرنا ظلم کرنا
خوشامد کرنا بیلاج کھانا قضایا ناحق فیصل کرنا سود لینا دینا کم تولنا ہوکا چکانے پیچھے زبردستی سے
کم دینا گرگون سے برا کام کرنا حیض کی حالت میں اپنی جورو یا بادی سے صحبت کرنا اناج کی گرانی سے
خوش ہونا کسی عورت غیر کے پاس خلوت میں بیٹھنا جانوروں سے جماع کرنا جوا کھیلنا کافروں کی رسمیں
پسند کرنا نجومی کی باتوں کو سچا جاننا دعوی بھی عبادت یا تقوے کا کرنا مرنے سے پہلے پکا کے رونا
گھانیکو برا کہنا ناچ دیکھنا راگ باجوں سے سننا عبادت لوگوں کو دکھلانیکو کرنا کسیکے گھر میں بے اجازت چلا جانا
نصیحت قدرت ہوئی پر ترک کرنا کسی سے سخرگی کرکے فی حرمت کرنا گناہ انکو سوا اور بہت ہیں غرض سب
گناہوں سے دور رہے اور توبہ کرتا رہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے کہ جسکی زبان سے
اور ہاتھ سے کسیکو ایذا نہو انسان کو لازم ہے اور لائق یوں ہے کہ اپنے تئیں لحاظ کرکے رہے برا آپ کہلائے
اور کسیکو برا نہ سمجھے اور کسیکا عیب تلاش نکرے بغیر تلاش اگر کسیکا عیب معلوم ہو جائے ملامت سے
اوسے نصیحت کردے لیکن نصیحت نکرے اور رسوا نکرے حق تعالی عمل کی توفیق
دے والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

۱ تمت الکتاب بعونہ تعالی تصنیف مولوی حافظ محمد علی صاحب مرحوم ساکن بالی ضلع بنارس بتاریخ ۲ ماہ شوال ۱۲۹۳ھ مطبع گلشن اودھ واقع لکھنؤ

فصل

اب جانا چاہیے کہ جب بندہ اپنے مالک کے فرضون سے ادا ہو چکا تو اوس وقت مین بقدر فرصت کچھ کچھ وظیفہ بھی پڑھ لیا کرے کہ واسطے کشایش امور دین و دنیا کے بہت مفید ہی سو اسمین پانچون وقت کے وظیفے سے ایک ایک کلمہ یہان بیان کر دیا ہی اگر زیادہ نہو سکے تو ان کلمون سے ہرگز غفلت نکرے انشاء اللہ خیر و عاقبت کا اپنی تھوڑی فرصت مین حاصل کر لے یہ وظیفے بعد نماز پنجگانہ کے مقرری ہین اسکے پڑھنے سے ثواب عقبی اور فائدہ دنیا حاصل ہوتا ہی سو واسطے اس جگہ پر لکھدیا ہی اور یہ وظیفے بہت مستند ہین کلام مجید اور حدیث شریف سے سو ہر فرد بشر کو لازم ہی کہ اس ثواب سے محروم نرہے اوسکی فائدی علما فضلا سے دریافت کر لیوے اسجگہ سند لکھنے کی گنجایش نہین ہی فائدہ بعد نماز فجر کے جو کوئی سات مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ کہے اگر اوس دن مین مر لیگا تو اللہ تعالی بچا لیگا اوسکو آتش دوزخ سے اور جو مغرب کے وقت سات مرتبہ اسی کلمہ کو پڑھے اوس رات کو نجات پاوے آتش دوزخ سے یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہی فائدہ بعد ہر نماز کے آیت الکرسی ایکبار اور ہر چار قل ایک ایک بار پڑھنا نجات دیتا ہی عذاب دوزخ سے ایک نماز سے دوسری نماز تک اسکا پڑھنے والا اگر اوس رات مین مر لیگا تو جنتی ہوگا اسی طرح ہر نماز سے ہر نماز تک اور اسکے فائدے بہت ہین کسی غیط مین کسی عالم سے سن لینا چاہیے فائدہ بعد نماز فجر کے سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے عقبے کے عذاب سے نجات اور دنیا مین کشایش رزق کی حاصل ہو اور بعد نماز ظہر کے پانچ سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اور اگر فرصت کم ہو تو پچیس مرتبہ ضرور پڑھ لے اور بعد نماز عصر کے بتسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پڑھے کہ واسطے کشایش امور دینی اور دنیوی کے بہت فائدہ مند ہے اور جسکو اپنی صاحبزادی کو تعلیم فرمایا تھا اور وہ تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور بعد نماز مغرب کے سو بار کَلِمَۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ یہ کلمہ افضل الذکر ہی جو شخص ستر ہزار مرتبہ اپنی عمر بھر مین اسکو پڑھیگا بیشک جنتی ہوگا اور اگر ماں باپ یا عزیز و اقربا یا دوست آشنا کے واسطے ایک دفعہ بھی ستر ہزار بار کلمہ پڑھ کے بخشے گا وہ شخص بیشک جنتی ہو جاویگا اور بعد نماز عشا کے سو بار درود پڑھے درود کی بہت قسمین ہین ایک قسم اختیار کرے چاہے یہی پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَبَارَکْتَ وَسَلَّمْتَ بعد اسکے سورہ تبارک الذی واسطے رفاہیت عذاب قبر کے پڑھا کرے اگر اسکے جو توفیق عبادت کی اللہ تعالی زیادہ دے زیادہ پڑھے لیکن اتنا ہر مسلمان کو چاہیے کہ پڑھا کرے اور اسکے ثواب سے کہ بہت بڑا ہی محروم نرہے وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ

طریقہ نکاح نکاح پڑھانے والا قبل نکاح پڑھنے کے سامنے نکاح کے بیٹھ کر خطبہ یا آواز سے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل
علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضلل
فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما
بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الامور
محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن
یعصھما فانہ لا یضر الا نفسہ ولا یضر اللہ شیئا نسئل اللہ ان یجعلنا ممن یطیعہ ورسولہ
ویتبع رضوانہ ویجتنب سخطہ فانما نحن بہ وبہ یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ
وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا یا ایھا الذین
اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال اللہ تعالیٰ فان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی
فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلث ورباع فان خفتم ان لا تعدلوا فواحدۃ او ما
ملکت ایمانکم وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء
یغنھم اللہ من فضلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النکاح من سنتی فمن رغب
عن سنتی فلیس منی وقال تزوجوا الودود الولود فانی اباھی بکم الامم یوم القیامۃ
بعد اسکے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولھن کا سو یا وکیل دولھا سے کہے کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا ساتھ
فلانی عورت یا سو کلہ اپنی کے کہ فلانی بیٹی فلان کی ہے اتنے مہر پر اور دولھا کہے میں نے قبول کیا نکاح
اس عورت کا یا سو کلہ میری کا کہ یہ ہے اس مہر پر اور بجائے فلانی کے نام دولھن کا اور بجائے فلان
کے نام دولھن کے باپ کا لیوے اور تعین مہر کی صداق بیان کرے اور ان الفاظ کو چیخ چیخ کر نہ
کہے جیسا کہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے دعائے برکت واسطے
دولھا دولھن کے کرے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے بارک اللہ لک وفیک وعلیک
وجمع بینکما فی خیر اور اگر کوئی اجنبی باجازت ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسنون نکاح

پڑھلوے تو بھی درست ہے

الحمد للہ والمنہ کہ رسالہ راہ نجات بفرمائش جناب حاجی شیخ رحیم صاحب و شیخ محمد عبد العزیز صاحب

الحمد لله الطيب والصلاة على رسوله الكريم

لئالی اوراق چند دلپسند

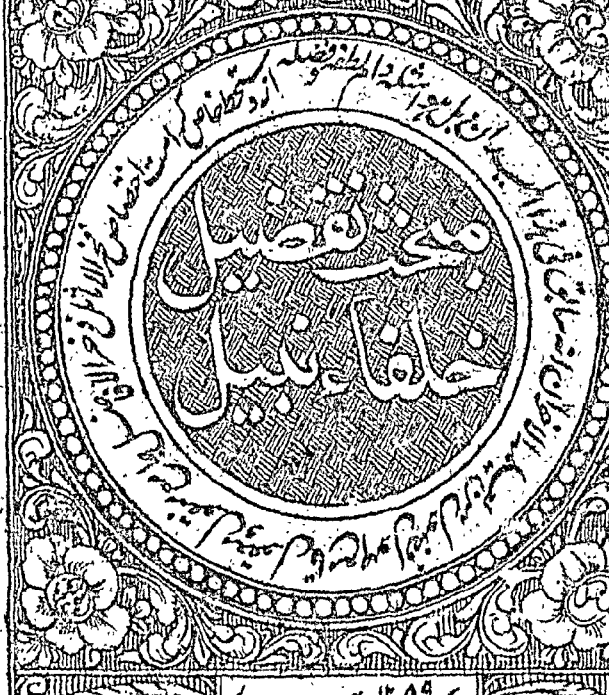

در سنه ۱۲۸۹ هجری

بسم الله الرحمن الرحيم

نثني لمن تفضل علينا باخص فضله واعمه ونثني عليه على الافضل المكمل المتمم ابن عمه واله الطاهرين والتابع الذي دمع المفضل له اياته بسلط قلبه واصحابه الظاهرين والاول والثاني والثالث الذي اصطنع فسيكفيكهم الله بعيط دمه وبعد هذا اين سطري ست چند وشطري وليسند بر سبيل استجال در رد عقائد اهل ضلال حسب ايماي بعضي عظماي پهلواري مدظله الباري كه تقرير ايشانرا بسمع تحرير كشيده وترجمانيده ومن الله المامول ان يوقعه في حيز القبول فاقول وبحول الاصول قال المستفتي الاعظم

چه ميفرمايند علماي شرع متين وطريقت ما اهل السنة والجماعت در حق كسيكه خودرا از اهل سنت وجماعت داند

اقول بحول الاعلم درين شطر زمان وانمايند خودرا در اهل سنت وجماعت وفرقه ناجيه ميدانند ودر ديگري متفوهه غيب گوكه آنها در پرده تقيه وتزوير ستم بر جان بيچاره اهل سنت مي نمايند وايشانرا بمباني اعتقادات حضرات چشت ملايك سرشت مجرده نوريه ومدبره دانسته مي آيند حال ايشان بدتر از آن بدكيشانست كه جاي عزاداري وايما بتعزيه برداري شعار دارند وبناك بيزي وخاشاك ريزي سروكار نوحه وبكا وزدوسوز ودست دراي صيحه وهمدا هرجا موجود بدعت مذمومه را سنت معلومه فهميده واند وسنت معلومه را بدعت ملومه ديده اند نه از دينيات خبري ونه بر تعيينيات نظري بسياري ازين ترواري وبيشماري ازين عياري در حدود لكهنؤ موجود بلكه خود در لكهنؤ مشهود كه با وصف دعوي حديث داني ومعرفت كتاب آسماني بتقليد پيران وبناهي اين وآن گرفتار اقسام خرافات وجزافات هستند عقيده مستقيمه ايمان اينانست بلكه ايمان ايشان برايشان سبك آيد هر دو فرقه از اهل سنت نيند گو در زي ولباس ايشان زيند ✿ بهر رنگيكه باشد جامه پوشند من انداز قدرشان مي شناسم بمثال الاستقبال اعظم ودر عقيده خود تفضيل حضرت علي بر اصحاب ثلثه داني حضرت ابوبكر صديق وحضرت عمر فاروق وحضرت عثمان رضي الله عنهم وبدا گويد كه تفضيل حضرات ثلثه بترتيب خلافت صرف در امور سياست مدن بست نه تفضيل از جهت ديگر فضائل چه نه در امور دينيه هستند يا گويد كه در ولايت باطني اصحاب ثلثه را فضل عيست يا گويد كه اين اصحاب ثلثه را از خلافت فضيلت شد نه از سابق اقول بحول الاعلم منتفي ظاهر از درين عبارت دو جا تكرار بي فائده واتفاق افتاده يكي در قولش كه در ولايت باطني الخ ودوم جاد

این صحابه ثلثه را از خلافت نیز اگر قول اول و قولش که نه در امور باطنی صراحةً و قول ثانی و قولش که تفضیل
حضرات ثلثه بترتیب خلافت صرف در اخر اشارةً اتحاد معنی دارد دیگر آنکه در اولین باجمال و در آخرین بتفصیل
پیدا کرده آید بهر حال بعد رفع قضیه تکرار خلاصه تقریر آنستی ناظر بچند امور راجع میگردد یکی اعتقاد افضلیت
جناب مرتضوی بر حضرات ثلثه خلفای نبوی دوم اعتقاد افضلیت حضرات ثلثه بترتیب خلافت صرف در سبقت
نه از سابق سوم اعتقاد افضلیت جناب مرتضوی از جهت دیگر فضائل و در ثلثه نه از انجهت چهارم اعتقاد افضلیت
انجناب در ولایت باطنیه و اعتقاد عدم افضلیت ثلثه دران پس هریکی ازین اعتقادات اربعه نامشروع است
و عند الشرع باطل و نامسموع اما اول از انکه در تفضیل شیخین بر حنفین هیچکس را از اهل سنت کلامی نیست چه صحابه
و تابعین و ائمه اربعه مجتهدین و سائر مسلمین از صوفیه و متکلمین زمنا بعد زمن و قرنا بعد قرن اجماع کرده اند
بر نحوی که شیخین فیما یحصل به فضیلة عند الله افضل از حنفین اند و این اجماع و اتفاق ایشان اعظم ست از اجماع
و اتفاقی که ایشان بر اثبات شفاعت شافع المذنبین در حق اهل کبائر و خروج ایشان از نار دار البوار و قتال
خوارج و ضلال رافض و من یحذو حذوهما من فسقة الاشرار نموده اند آری در تفضیل جناب ذو النورین بر جناب
ابو الحسنین بعضی از محققین را در اول و له تردد و توقفی بوده آخر کار چون حقیقت حال بر ایشان هویدا و آشکار گردید
نوبت رجوع ایشان بجانب مذهب جمهور رسید حتی انطق لسانه بالصدق و اعترف هو بنفسه من لم یفضل
عثمان علی علی فقد ازری بالمهاجرین و الانصار و ما دری باجماع علماء الامصار و لهذا در مبتدع و عدم
مبتدع بودن مخالف این عقیده از امام احمد دو روایت آمده ارجحهما و اشهرهما الاول کما هو مبسوط فی موضعه
و بالجمله هرگاه تفضیل ثانی الحنفین بر اولهما بپایه ثبوت نرسد تفضیلش بر احد الشیخین یا شیخین چه رسد حالا هر که
براه خلاف ماثور و جمهور رود در حقیقت از اهل سنت نیست گو خود را از اهل سنت و انماید و دوم از انکه سخن فهمی
صاحب این عقیده باطله معلوم شد که شاید از کلام متکلم و الا فضیلة بترتیب الخلافة فضائل ثلثه را بسبب بیان سنت بدین
و روی مصور فهمیده و نشنیده یا در کتب معتبره ندیده که فضیلت حاصله ایشان بعد الخلافة بسبب بیان سنت بدین
دیگر ست و فضیلت حاصله در ایشان قبل الخلافة که همان سبب انعقاد خلافت ایشان گردیده دیگر ست اول
نه محتاج ببیانست که خود شان معترف بآنست لیکن بیان ثانی انکه فضیلت ایشان از بدو اسلام ایشان تا آنعقاد خلافت اگر ثابت نباشد سائر مدعیین خلافت از مهاجرین و انصار فضلا عن عترة الرسول المختار
در دعوی خود ها متساویة الاقدام باشند و هو کما تری پس ثابت شد که افضلیت ایشان در هر حالت قبل الخلافت
و بعد الخلافت متحقق ست بلکه بطریق اولی فاول نیز چنانچه ثبوت اینمعنی در قرآن و احادیث موجود اما القرآن فقوله تعالی
وَلَا یَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ یُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ

فی سبیل اللہ و لیعفوا و لیصفحوا الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم
و این آیہ باتفاق و تحقیق در حق حضرت صدیق نزول نمود کہ او را ابتدا و تعالی بلفظ اولوا الفضل یاد فرمود و در
الاحادیث فی تیسیر الوصول عن ابن عمر قال کنا نفاضل بین الناس فی زمان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنقول ابو بکر ثم عمر ثم عثمان و لا ینکر ذلک علینا و کنا فی زمن رسول اللہ
لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی لا نفاضل بینہم سوم
الا کہ مراد از افضلیت مجوزہ در کلمات متکلمین اکثر انوا باعتبار الدنیا کہ کسب من خیر آمد و لا نہ اقرب بنسبا و اشرف و
ذلک در صورتی مراد از بہت دیگر فضائل اگر قرب و قرابت و نسب و شرافت باشد خود از نفی لا نہ اقرب بنسبا اشرف محل گردد
و اگر امور باطنیہ باشد از لفظ و ما شبہ ذلک ازہم باشد و قال فی العقائد الجلالیۃ و الذی وقع الخلاف لہم ہنا
ہو ان الجنان من حیث الثواب لا الرجحان من حیثیات اخر فلا ینافی ذلک رجحان الغیر
فی امور اخر و لا فی الفضائل الاخر و لا فی مجموع الفضائل من حیث المجموع حاصل کہ افضلیت متنازع فیہا
در نزد بمعنی کثرت ثواب ست کہ آن جزای طاعت و عوض عبادت باشد چنانکہ عند اطلاق الافضلیۃ ہمین معنی عبادت ست
نہ قرب قرابت و نسب و شرافت و نہ امور باطنیہ کہ عبارت از رجحان در سعادت شہودیست و سیاتی معنی ہذا الرجحان
فی الاتی و چہارم از انکہ ولایت باطنیہ غالبا بر سہ معانی می آید یکی علم باطن مخالف علم ظاہر چنانکہ مذہب قرامطہ است
پس باشد کہ جناب رابع متصف باین ولایت بودہ باشند فضلا عن الثلثۃ زیرا کہ در اتصاف باین ولایت تعطیل شریعت
لازم می آید و بجای خود مفروغ عنہ ست کہ طریقیکہ مخالف شریعت باشد اعتباری ندارد و شاید دوم صفات قلبیکہ آنرا
طریقت گویند چون زہد تقوی خوف خشیت و غیرہا کہ بحسب استعدادات مختلفہ بالآخرہ باعث برحصول کرامات و صدور خوارق
عادات میشود پس در ین صفت تخصیص جناب رابع وجہی ندارد و چہ بسا نشہ باشد افضلیت از غیر خود در ین صفت
نزد محققین معلوم اند بوجیکہ آیندہ بخوبی معلوم خواہد شد سوم رجحان در سعادت شہودیکہ در مقابل کدام چیز نیست زیرا کہ
اہل باطن از ارباب مجاہدات و اصحاب ریاضات کہ معبود حقیقی را عبادت میکنند ازین عبادت مقصود نہ جنابی تواند
نہ خوف عذاب بلکہ مقصود ایشان آنست کہ بہمہ وجوہ دانند کہ آن معبود تعالی شانہ و تعظم برہ مستحق عبادت ست
و بس نہ ہیچ چیز دیگر و کدام کس ازین نعمتی ست کہ لا عین رأت و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر اشارت بآن میکند
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء پس این قسم افضلیت علی ما فی کتاب النواقض لظہور الرد و فضہ منبوذ
عنہا فیست زیرا کہ مجہول ست پس بنا بر این نتوان گفت کہ فلان من حیث الباطن افضل ست از فلان و درین صورت
اتصاف افضلیت برادر عم خیر البریۃ بدین فضل موجود در خیر خلافت فلا منافاۃ فی سخافۃ قولہ و در امور باطن فافہم و استقم قال
المستقیم اکثر عظم پس معتقدین این سخنہا اطلاق تفضیلیہ و مخالف اجماع ست یا اقول لا حول لا علم بر معتقدان این

آین اعتقادات نامسعد باطلاق تفضیلیه و خلاف اجماع برجای خود ست هرکه باهیچ بد عقیده حسن ظن دارد نزد من این هر دو از اهل هوا و مخالف اجماع علماء از رافضی سنی نما محسوب خواهد شد که هر دو ضال اند و مضل و بر ایشان خوف کفر ست یا خود کافر اند دیر اکه از روی مسئله فقهیه نماز پس ایشان مکروه است بشدت کراهت یا فاسد یا باطل و ذلک جزاء الظالمین قال المستفتی الاعظم بینوا توجروا اقول بحول الاعلم وقد بینت ذلک ابیاتا شافیات لا مزید علیها و بر دها نات وافیات یرجع الیها فاجرنا الله جزاء الصابرین وما اسئلکم علیه من اجر ان اجری الا علی رب العالمین این ست جواب لفظی آن منسنن متفنن حالا براه اصل این مبحث میپویم و حقیقت حال را پوست کنده میگویم که تحقق افضلیت مبحوثه موقوف ست بر معرفت دو چیز یکی صفات کمالیه پیغمبر که از جهت پیغمبری در وی حاصل اند دوم تشبه بآن صفات کمالیه اول چون علم کامل و عمل بی ریا و مراعاة اقسام سیاستها و دعوت خلق بسوی خدا و نشر دین بعلم و کتاب و انفاق و اعتاق که این قسم معاملات را شریعت خوانند و همچنین صفات قلبیه که همان مقصود اصلی ست و این قسم حالات را طریقت دانند و دوم حاصل نتواند شد مگر بهمین طور که در علم مثلاً ایمان و تصدیق قلبی و صحبت دائمی و فراست صادقه و کیاست حاذقه و امثال آنها از وی ظهور نماید و در عمل امر معروف و نهی منکر و تربیت مردم بموعظت و خطب بنهجی از وی صدور فرماید که در نفوس و ذوات مردم اثرها پیدا نماید و در مراعات اقسام سیاستها که عبارت ست از تهذیب اخلاق و تدبیر منزل و سیاست مدن بوجهی معامله کند که امت بروی مختلف و از وی متخلف نگردد و تا مقدور بدون سل سیوف و طعن رماح کار مرا نجام یابد و هنگام جنگ و جهاد نصرت دین و رعایت حقوق مسلمین بقدر مشقت ایشان مطمح نظر باشد و در دعوت خلق بسوی خدا خود بنحوی مشرف باسلام شود تا بدیدن حال و شنیدن مقال او جمعی از مخالفین این شرف یابند و شوکت اسلام و عزت مسلمانان دوبالا گردد و چون نوبت بجهاد و عناد رسد او رادر حل و عقد و جمع رجال و قمع و قتال اهل کفر و ضلال و خل کمال باشد و در نشر دین بعلم کتاب و سنت علمیکه از پیغمبر علیه السلام فرا گرفته است از قرآن و حدیث در تروه بیج آنها سعیها بکار برد و در امصار و اقطار مشهور و منتشر گرداند تا واسطه باشد در پیغمبر و امت او و قرآن را در نماز و خارج نماز تلاوت کند و در احادیث مرویه از پیغمبر بارشاد طرق روایات و انسداد ثغور اختلافات باجماع و اجتهاد اهتمام نماید و در اتفاق و اعتاق در زمان پیغمبر و بعد آنرا بر بذل مال و استخلاص عبید از دست کفار بدل و مبارزت با اخوان و اقران و امثال آن آماده باشد و در صفات قلبیه بر خوف و خشیت و رجا و بیم و رضا و تسلیم و ورع و تقوی و زهد که عبارت از اعراض دنیا و مافیها از تقلل در معاش و لذات ست همگی نظر دارد تا کرامات عجیبه و خوارق غریبه از وی مشاهده شوند پس هر کس که باین اسلوب سبعه خوشتر باشد بآن صفات سبعه پیغمبر نصیب خواهد شد البته از ترتب فائده بران ناگزیر ست و این فائده را ثواب گویند که عبارت از فضیلت

توجه کاوه فی ثواب و ثواب مساوات متوهم است فلا حاجة بما احتیج بها فی صفات بینها تفاوت فاحش و بعد مفاوت نوع ظهور آنها و ان صفات جمیعه بحسب اغراض طبقات تمام النفع و اتم مواقع فوائد شد نسبت بعضی ظهور آنها و بعض نوع آخر خواه تفاوت بمقداری که در بعض آن صفات کثرت یافته اند شده و در بعض دیگر قلت قسم اول چون ثبت علم منقول کحفظ آن باعتبار خروج از محال اشتباه و تعارض انفع ست از سرعت انتقال ذهن باحد مسئله چه شیء اوثق پشد درین علم از روی حفظ و ضبط بهتر ست از انکه فهم ثاقب از دو دران او هام را مایند و همچنین ست شجاعت که گاهی شاهانه میباشد که برای و تدبیر مهمات سر انجام با هندوگاهی یارانه که بشمیر و تیر مظفر مات باحتمام انجامند اما نسبت بخلافت کبری اول انفع ست نسبت بثانی و قسم دوم چون صفات کثیر متفاوته تخلفای راشدین که بعضی از انها بحضرت پیغمبر کور میشود و این هر دو قسم تفاوت نیز از ترتب فائده ضروری دارد و این فائده را اکثریت ثواب مانند که اعم است از افضلیت درین صورت هر کس افضال و اعمال او متحقق شود با کثریت ثواب همان افضل باشد لیکن افضل درینجا حضرت ابوبکر ست زیرا که افضال و اعمال او از صحبت خالصه پیغمبر و ملازمت صحبت و فنای کلی در رضای وی اند بحیثیکه در هیچ حال ازو مخالفت نیامده و جانفشانی و مبذل مال و جاه در حب آنحضرت و افشای اسلام و غیرها متحقق ست با کثریت ثواب چه سیر حضرت عمر فاروق اعمال و اشغال او از قیام بحل و عقد ملت و تمهید اسلام و اقطار و اکناف و اما حیث تعظیم دین و مناصب دین و غیرها و آثار آنها بعد اول پیش حضرت عثمان غنی از اعمال و اعمال او از اعانت بال و انجام بعض مهمات گاه تواند ان و اعیه شوکت و غلبه اسلام و اظهار نور طهارت و عبادت و تلاوت و جلد ارحام و حسن سلوک با هر دو فرقه کنند غیر الانام و غیرها اقرب ست و دوم پیش حضرت علی زیرا که افعال و اشغال او از ذکا و ثاقب و سرعت انتقال ذهن بمافیه مسئله و در قضایا و فتاوی و شجاعت و قرابت با آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و غیرها اقرب ست بسوم بدلیل آنکه هر یکی ازین صفات ستر به هر یک ازین حضرات بحسب حاجات طبقات امم و اکثریت از غیر فیها بینهم علی وجه الاتم بکار آمده و بر تحقق همین دو معنی مدار فضلیت ست و هما تحققا فی الثلثة بترتیب خلافهم اکمل ما تحققا فی الرابع فثبت ان افضل الامة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضوان الله علیهم و از نجاست که در نصوص قطعیه این افضلیت ایشان از ترتیب نیز منصوص قرار موده اند قال الله تعالی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و کلا وعد الله حسنا از محمد بن حنفیه مرویست که قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابوبکر قلت ثم من قال ثم عمر و خشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین و در روایت دیگر ست که قال ابوبکر ثم عمر ثم عثمان و ذکر ان شاء الله و در روایت ابن عمر قال کنا نقول و رسول الله حی ای افضل امة النبی بعده ابوبکر ثم عمر ثم عثمان و ذکر ان شاء الله و در روایت الحکم ابن جحل

عن ابی انه قال لا یعتلینی احد الا جلدته حدا المفتری و از محمد بن حنفیه مرویست که
پرسید او را پدر بزرگوارش علی بن ابی طالب که یا ابت من خیر الناس بعد رسول الله قال ابو بکر قال ثم
قال عمر قال فعرابت قال انما رجل من المسلمین و چون افضلیت شیخین مستلزم افضلیت ذی النورین ست پس
حضرت ایشان نیز افضل باشند بر جناب مرتضوی و لهذا در بین روایت سوال از فضیلت جناب عثمان حاجت ندانشت
فهم المرام و ما احسن الوفاق بین الصراحة و الاستلزام باقی ماند در اینجا بحثی باشر ذمه قلیله که بعد ملاحظه تحریر مرام و احاطه اطراف
کلام بتعداد فضائل چند جزئیه در جناب مرتضویه و عدم اعتداد آن در خلفای ثلثه مصطفویه تشبث مینمایند و براه غلط
یا تغلیط می روند و ایشان بعضی متقشفه اند از ناظرین کتب احادیث و غیرها که جز ورافیت بکشف حقیقت پی نبرده اند
بدو سبب یکی آنکه در طی مراحل جمع مختلفات و منع شتات که از اساتذه فن میسر تواند شد درین مسئله خصوصا و در
مسائل دیگر عموما دستی نه یافته اند دوم آنکه بر شنیده شبهات مفتن طوسی و شیخ جلی از متقدمین قاصرین و بنیده مفتریات
مومن جاهی و کنتوری از متاخرین معاصرین فریب خورده رقبه تقلید بربقه کلید ایشان محکم بسته اند هر چند بمقام مقتضی
نرسیده اند در کلام ست اما بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله بنقل یک از هزاری و اندک از بسیاری من بعد برد آن بنا بر تشحیذ
اذهان اخوان مشرع سید هم و منت بر اهل ایمان حی هم پیش میگویم که آن اهل متقشفه در اسفار و زبر خود مزبور مذکور
نموده اند که فضائل دینیه بهائی درجه چیز محصور اند یکی نفسانیه چون ایمان و علم ظاهر و علم باطن و زهد دوم بدنیه چون
قیام شبینه و صیام روزینه و بذل و جهاد و سوم خارجیه چون شرافت نسب و قرابت با سرور کائنات علیه و علی آله التحیات
و التسلیمات پس هر یکی از این جهات تسعه و امثال آنها که در تحت فضائل ثلثه مذکوره باشد بر وجه کمال بالا فرد علیها
منحصر و موجود ست در جناب ابو السبطین ثم در شیخین فضلا عن ذی النورین لاجرم جناب رابع افضل باشند بر ثلثه
و هو المدعا و هذه ملخصات من تقریراتهم و ملتقطات من تحریراتهم اقول باللہ التوفیق و بیده اعنة التحقیق بر گاه
فضائل نفسانیه از قبیل مقاصد اند و فضائل بدنیه و خارجیه از قسم وسائل و بر تقدیر صورت فضائل بدنیه را وقتی اعتبار است
که از فضائل نفسانیه صدور یابند والا لازم آید که نماز و جهاد و انفاق مثلا بغیر ایمان و بلا نیت خالصه معتبر باشند و چنین
فضائل خارجیه وقتی اعتبار دارد که سبب واقع شود در حصول فضائل بدنیه والا لازم آید که پسر کافر کدام نبی بر پسر مسلم
کدام غیر نبی افضل باشد پس بالذات فضائل نفسانیه بکار ست و لها الاعتبار و هیچ شکی نیست که هر که در بین فضائل
مشروحه اکمل ست همان افضل ست حالا بنظر انصاف دور از اعتساف ملاحظه باید کرد که در بینها کدام از بینها بمرتبه
اکملیت رسیده است که متصف بافضلیت گردیده پس بعد تتبع کتب فن دریافته میشود که اگرچه در ریاست
فضائل ثلثه حضرات اربعه شرکت دارند اما بترتیب خلافت خود ها سابق از لاحق در افضلیت فایق برآمده اند
و دلیل این دعوی از بیان امثله تسعه تحت فضائل ثلثه بتفصیل واضح تواند شد فاقول مخفی نماند که هر یکی

ازین صفات تسعه نوزدهیا از دو نوع خالی نیست مثلا ایمان دو نوع ست یکی انفع فی الحال و دیگری انفع فی المآل
و همچنین علم ظاهر یکی شرایع ست دیگری علم حوادث از جفر جامعه وغیره و همچنین علم باطن یکی تهذیب باطن ست
بصحبت وغیره و دیگری معارف و قیقهاء مسئله وحدت وجود وغیره و همچنین زهد یکی حقیقی ست الکم رضیتی ذرالات الیه
و بنیه و اولاد و اقارب و حواشی و دیگری شرعی و همچنین قیام شبینه یکی محققه مشهوده و دیگری مقدره مجهوده و همچنین صیام
یکی معدوده و دیگری مقدوحه و همچنین بذل یکی سر و علانیه معادیگری عدم احدهما یا عدم کلیهما و همچنین جهاد
یکی بتدبیر و مال و شمشیر و دیگری بشمشیر دون المال و التدبیر و همچنین شرافت نسب و قرابت پیغمبر یکی بعیده و دیگری قریبه
پس در هر یکی ازین انواع هبژده گانه انواع اولیه اینها در فضیلت و حصول مزیت اکمل و اتم واقع شده است
و آنها بترتیب خلافت در خلفاء ثلثه ماثور از چنانکه انواع ثمانیه در جناب ایشان مشهور تفصیل این اجمال و تحلیل این اشکال
آنکه ظاهر ست بر اهل علم ماهر باهر که فی الحال در ان زمان بمجرد ایمان آوردن حضرت ابوبکر بدعوت ایشان حضرت عثمان
و طلحه و زبیر و سعد بن وقاص و جمعی کثیر شرف اسلام اندوختند و رسم و راه آن آموختند و همچنین بهم در حصول ایمان
حضرت عمر و نکول ایشان از ادیان دیگر غرت اسلام و شوکت دین مبین الانام شروع گردید و اعلای کلمة الله موقع
رسید و همچنین هنگام ایمان حضرت عثمان بغیر تمایش و حق نمایش ایشان با وجود تحمل ایذای جم خودش با بت ایمان
بسیاری از بکیشان شرف اندوز اسلام شدند پس ایمان این حضرات فی الحال انفع واقع شده و با ایمان حضرت علی
فی الحال این امور صورت ظهور نه بسته زیرا که جناب ایشان در اوائل حال از حیات ابوطالب لنایت و فرتش همیشه
خوف دشمنان و سوء ادبر اظهار ایمان و اعلان قدرتی نخیافت تا بدعوت و بیان چه توان پنداشت و حال علم شرائع
اصحاب ثلثه امری نیست که اخفا توان کرد چه کمال حضرت ابوبکر در بن علوم بجائی رسیده بود که بحضور پیغمبر صلی الله علیه وسلم
قضا میفرمود و فتوی میداد و امر و نهی میفرمود تا آنکه استحقاق استخلاف در نماز و اقامت مناسک قبل حج پیغمبر بهمه
و اصحاب ثلثه و غیر ایشان بلا انکار درین کار اقتداء و اتباع اختیار کردند و بعد پیغمبر در اکثر مسئله که خوضش کم افتاده
چون حقه جدواخوة احدی دران خلافت اختلاف نموده و سعد از حضرت علی رض بعض حدیث را از وی آموخت
و تصدیق کرد چنانچه در بعض سنن موجود ست عن علی قال کنت اذا سمعت من النبی صلی الله علیه وسلم حدیثا نفعنی الله
بما شاء ان ینفعنی منه و اذا حدثنی غیره استحلفته فاذا حلف لی صدقته و حدثنی ابوبکر
و صدق ابوبکر قال قال رسول الله ما من مسلم یذنب ذنبا ثم یتوضأ و یصلی رکعتین
یستغفر الله الا غفر له و امثال این صحیحین از ابوسعید آمده که کان ابوبکر اعلمنا بالنبی پس این قسم امور
دلالت میکنند بر غایت علم و براعت صدیق اکبر و همچنین موافقت علم حضرت عمر بخصوص از موافقت علم حضرت علی
بدانها با کثرت ماثور ست چون مسئله خلیه و بریه و عدت متوفی عنها زوجها تا آنکه علمای حرمین و بصره و کوفه جمع و اتفاق

قوا حضرت عمر را بر قول حضرت علی و لهذا ابن مسعود نه عشر علم را بذات حضرت عمر موجود پنداشته و در یک عشر باقی سایر
مردم را شریک دانسته و همچنین علم حضرت عثمان را از جمع قرآن و استنباط قرارات از رسم خط آن توان دریافت بخلاف
حضرت علی که هرگز بمرتبهٔ علم شیخین نرسیده و نه قرآن را بسبک جمع کشیده و لهذا در حفظ مجتمع و یادگیر قشش تمام کمال
هنوز در عرد قیل و قال ست و نسبت و اختصاص جفر جامعه و همچنین مصحف فاطمه و نطاقه و غیرها بذات پاکش مثل نسبت
و اختصاص احکام نجوم در عهود و بروق و قرعه و رسائل اخوان الصفا و الکدر و غیرها که منسوب بحضرت امام جعفر میباشد
همه باطل و بی اصل ست زیرا که در مسند احمد از ابو الطفیل مرویست که فرمود حضرت علی ما خصنا رسول الله ﷺ
بشیء لم یعمم به الناس کافة و بر تقدیر صحت نسبت و ثبوت آن مستلزم قدح ست نه موجب مدح تا مثبت
افضلیت باشد فافهم و حال تهذیب باطن شیخین بصحبت و غیر آن پس نزد ارباب ظاهر و باطن خجشش متقول ست
از صدور و ظهور آثارش که کرامات و خوارق عادات ست چون خواب دیدن حضرت صدیق در اوائل ایمان و در
وقت وفات بسند غریب و حدیث زیادت لعام بروایت بخاری و قصهٔ سارية الجبل باتفاق صحت آن و ماجرای
رد و نیل بسند غریب الاساس بهر امثال ذلک و همچنین کرامت عثمان بسیار منقول شده اما مثل کرامت جناب علی
نزد محققین بطریق نقل صحیح ثابت نشده کذا قالوا و نسبت و اختصاص سبطه وحدت وجود بجناب مرتضوی اصلی ندارد
چه در صحیحین از انجناب مروی ست که والذی خلق الحبة و برء النسمة ما عهد الی النبی صلی الله
علیه وسلم شیئا لم یعهده الی الناس الا ما یوتیه الله فی الکتاب پس در طبقهٔ صحابه و تابعین
و تبع تابعین بحث ازین مسائل اصلا نبوده و از متاخرین آنانکه بآن قائل شدند مستند ایشان بعرف مؤنث کشف است
نه نقل و حال آنکه حقیقی اصحاب ثلثه مشهور و بر هیچکس مستور نیست چه حضرت ابو بکر همگی مال خود را فی ذات الله صرف گردانید
و مستضعفین مومنین را که بدست کفار نابکار بانواع تعدی و تعذیب اسیر و گرفتار بودند بصرف کثیر وا رهانید و در خلافت
خود توسع در مال پیدا نفرمود بلکه هر چه از سهام و مغازی از عطیه نبی حجازی یافته بود آنرا هم مصروف بیت المال نمود
و کدام جاریه نگرفت و احدی را از خویشاوندان بر نواحی بلاد اسلامیه عمان حضرموت بحرین یمامه طائف مکه معظمه
و سائر اعمال حجاز نه گماشته و کسی را از فرزندان خود با وصف لیاقت بر استخلاف مقرر نداشته حتی برای عیال چیزی
از عقار و اموال بطریق مدد معاش هم نگذاشته و همچنین حضرت عمر در بعض خصائل این هر دو شریک می بوده و فردی را بر
ممالک محروسهٔ مذکوره و هم بر مصر و شام و فرس و خراسان و غیره نفرستاد الا النعمان بن عدی را آنهم او را بزودی معزول ساخت
و همچنین عبد الله پسر خود را خلیفهٔ خود نفرموده و از قسم املاک منقوله و نا منقوله برای معاش او و معاش دیگر اعقاب ترک ننموده
و همچنین انفاق و اعتاق حضرت عثمان ماثور ست و کم رغبتی از لذائذ منصوصهٔ عدم ارادهٔ تزوج و تسری کافر بر دختران نبی آخر
مشهور و بر انجام نفس که در ایام فتنه تحمل بسر برده و چه قدر خون جگر که نخورده بر واقفان آثار و عارفان اخبار مستور نیست

بخلاف جناب ابی که در نجا لوسع تمام در مال بهم رسیده بود و از ان چیزی بی ذات اللہ نمانده بود و پسر بزرگ در
بیت المال نرسیده تا بدگر الفاق و اعتاق چه رسد محمد پسر خود را بر مصر تعینات کرده بود و از قرار ابا عبد
عباس عم خلیفه الناس عبد اللہ بر بصره و عبید اللہ بر یمن و قثم بر مکه و معبد بر مدینه مقرر شدند و جعده ابن جبیره که
پسر امهانی بنت ابی طالب و همشیره زاده خودش بود و حکومت خراسان یافت و حضرت امام حسن اکبر اولاد یکه همانا
استیلاش باعث خنکی چشم و راحت جان ما سفیان تواند بود بخلافت منصوب فرموده شدند مدعی عزم بالجزم شد
که دختر ابو هبل العین بردختر سید المرسلین آورده شود بعد شکایت زهرای بتول از حضرت رسول بنصب تمام ارشاد کرد که
وَاللّٰهِ اجْتَمَعَتْ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ اَبَدًا اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّیْ یُرِیْبُنِیْ مَا
رَاَبَهَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاهَا و چهار زوجه و نوزده اُم ولد سوای خدم و عبید و بست و چهار اولاد ذکور و اناث بهم
آمدند و برای ایشان در حالت حیات و بعد ممات ضیاع و عقار مهیا گردانیده شد و از بقاء و عداء خودش از مدافعین کیش
مامور القتال بودند و از قتال تارکین و اهل صفین که بقول مالک احمد و غیرهما ابن اقیل قتال فتنه بوده قتال بغی نرفته
پس در بین هر دو قسم زیادت که هر یکی از نیها محمود دست و اول مخصوص بمثلثه و ثانی بحناب رابع نوازنده باید نمود و چشم پوشی
از تفرقه میان احمد و محمود نشاید فرمود و حال قیام محققه مشهوده که شیخین بروایت ابو حنیفه در سنن ابو داود و ترمذی
از حنین مرویست که شبی پیغمبر خدا صلی اللہ علیه وسلم بخانه ایشان تشریف آورده ملاحظه فرمودند که حضرت ابو بکر در نماز
پست تر میخواند و حضرت عمر نیز در نماز پست و بلند تر میخواند بعد صبح حضرت پیغمبر از سبب پستی و بلندی قرات پرسیدند فرمود
حضرت ابو بکر بعرض رسانید که بَلَی اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت عمر بعرض پرداخت که اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ
وَاُطْرِدُ الشَّیْطَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت پیغمبر ارشاد فرمودند که یَا اَبَا بَکْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا وَیَا عُمَرُ
اِخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا و کثرت قیام بعبادات شبینه انچه که از حضرت عثمان از نماز بانیاز بی نیاز و تلاوت قرآن
وغیر آن ثابت ست حاجت بیان ندارد تا آنکه صفحه نَسِیَکَفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ از خوانش ناوک دلدوزان
و رشک نگاه یاسین لبان گردیده بسر موار عبادت رب مجید رونه پیچید و بحقیقت قیام شبینه جناب مرتضوی در صحیحین و غیرهما
ضد این قیام مذکور ست بانیکه شبی پیغمبر خدا بخانه حضرت زهرا تشریف فرما شدند آن مقدسه و حضرت علی را در مقام بعبادت یافتند سر پیش فرموده آگاه شدند که اَلَا تُعَوِّمَانِ تصلیان حضرت علی گفت یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْفُسُنَا بِیَدِ اللّٰهِ اِذَا شَاءَ اَنْ یَبْعَثَنَا بَعَثَنَا حضرت پیغمبر بوبان و کَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا
گویان جانبده لب بازگشتند پس این حدیث دلیل مصریست بر خوابیدن شبی و بابت اقتباط بر بجاوله با حضرت نبی مگر
آنکه گویند که چون خفتن و بانه پیغمبر آن سخن گفتن عبادت شب و طاعت رب بود و باشد و لیکن حال صیام حمده و حضرت پیغمبر
موقوف بر دریافتن صیام مشروحه ست پس صیام مشروحه آنست که حضرت پیغمبر بمضمن تعداد خصال حمیده خود میفرمایند

اگر ابی بکر صوم و افطر و نام و از زوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی و هر گز ثابت نیست که
امر بصوم ایشان داده در بیان امور صیام مشروعه مخالفت این سنت سنیه قصد او بالنیه کرده باشند و تلاوت قرآن و کثرت
صیام معاویه حضرت عثمان حاجت بیان ندارد آری از صیام مقدوحه مثل صوم وصال همه ایشان ممتنع بوده اند
اگر جناب مرتضوی مرتکب آن بوده ارتکاب بنا مشروع نموده این متوجب قدیحت ست نه موجب بدیحت و الحق که
کثرت ازواج و اولاد آنجناب مانع این قدر صیام و قیام ست فتامل و حال بذل حضرت ابوبکر از الذین ینفقون
اموالهم باللیل و النهار سرا و علانیه خود ظاهر ست که این کریمه در حق وی نزول یافته و قتیکه
تصدق نمود چهل دینار داده در شب ده در روز ده در نهان ده در عیان و حضرت عمر آنقدر انفاق فرموده که بعد
شهادتش درمی چند بروی قرض برامده و حضرت عثمان در خریدن بئر خاریه و الحاق آن در مسجد و خریده دادن
بیر رومه که انفاق نمود و بشارت ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم شنوده اول دلیل ست بر بذل وی همان
از جناب ابو التراب این قسم ایثار و انفاق منقول نشده مگر قصه تصدق خاتم در حالت نماز و حکایت تصدق طعام
در لیالی سنه ثلاث عشره پس آنهم اگر بهمراه تحقیق رسد با کرم و همت ثلثه چه در زمان نبوت و چه بعد آنزمان باید سنجید
و کمی و بیشی مابین موزونین نباید دید قصه عقیل ابن ابی طالب و معاضبت او با آنجناب بابت عدم اعطا و تعیین
کم معاشی و خروج او بسوی معاویه و لحوق بوی مؤید اینحال و مستبعد هذا لمقال ست و حال اقسام ثلثه جهاد حضرت ثالثه آنکه پیغمبر
علیه السلام در باب امثی تدبیر و ائمه که با شیخین و احیانا که با ذوالنورین مشاورت نموده اند و بران کار فرموده اند عشر عشیر
و یسیر یسیر آن از جناب ابو الحسنین مروی نشده و از همین جا بوده که از نتایج حسن رای و ثمرات تدبیر صائب
حضرات ایشان با بسیاری از کفار جنگ و جهاد قائم نبوده و بیشتری از بلاد معظمه و عباد محترمه بضبط اسلام آمده
و در عهد خلافت جناب ولایت مآب با خود بامنازعت و موازعت پیش بوده غزو و جهاد بالکلیه و بعد صلح نموده
تا بحدیکه کدامی قصبه و دهات فضلا از حن البلاد القصیره و اعظم السوادات به تسخیر نیامده و همچنین در جهاد بمال که
در غزوه تبوک حضرت ابوبکر جمیع مال خود را صدقه نمود و حضرت عمر نصف مال و در جیش عسره حضرت عثمان نهصد و پنجاه
شتر و پنجاه اسپ که تجهیز فرمود از جناب مرتضوی این قسم منقول نیست آری انچه درین قسم از وی منقول ست این ست
که محمد بن کعب قرظی روایت میکند که قال علی رض لقد کانت بی و برسول الله ص و انی لاربط الحجر علی
بطنی من الجوع و ان صدقتی الیوم لا تبلغ ان اقال و اله احمد و جهاد بشمشیر و دون المال و الترسیم
بالانفاق محققین ایجاد خود مقرر ست که حضرات ثلثه درین قسم جهاد هم پیش قدم بوده اند و در میدان سبقت
گوی همه ربوده از جناب ثالث که در غزوه بدر از حضرت ایشان بسبب بیماری و تیمار ری جگر گوشه پیغمبر بحکم پیغمبر تخلف ورزیده
و در صلح آن را ان لک اجر رجل ممن شهد بدرا و سهمه اتفاق افتاده و همچنین در غزوه حدیبیه که حضرت ایشان

حضرت پیغمبر برای مصلحتی در مکه معظمه فرستاده بودند و در غیابت ایشان سجیتاد و ده پس
اگر غلبه و فرمت جناب مرتضوی بر تلثه خلفای نبوی بنا بر ثبوت رسد مثل غلبه و فرمت
از پهلوانان کفار تنها کشت و در غزوه موته که نه قبضه شمشیر ابدار بدست خالد ابن ولید شکسته و مقتولین او
از حد احصا گذشته خواهد بود درین صورت هر شجاعت یا نامه که کمتر از شجاعت شاهانه باشد دیگر جوابی نخواهد بود
و حال شرافت نسب و قرابت با حضرت پیغمبر آنکه هیچ شک نیست که اهل شرافت نسبیه و قرابت قریبه و حضور
هم موجودست مع فضل زائد و هو القربة فی الدفن والمبث والدخول فی الجنة پس اگر
جناب مرتضوی با حضرت نبوی قرابت قریبه میداشت شیخین بر اقربیت و قربت هر دو حاصل بود و اگر آنجناب را
زوجه بود مثل فاطمه شیخین را دختران بودند مثل عایشه و حفصه که در عصمت و طهارت اولی چند آیه متصل بنزول یافته
و در شان ثانیه حضرت جبریل مواسه قوامر فرموده و جناب ثالث را دو زوجه بودند مثل رقیه و کلثوم و اگر آنجناب
داماد پیغمبر ست عثمان هم داماد پیغمبر ست و اگر آنجناب ذو النورین ست عثمان ذو النورین بست و علی هذا القیاس
من امثال القرابة والقربة فی افاضل الناس و بالجمله ازین بیان صاف دور از اعتساف
کالشمس علی رابعة النهار روشن و آشکار شد که در فضائل احادیه و افاضل تعدادیه هم حضرات ثلثه را بر
جناب رابع فضیلت و فرمت حاصل ست و هذا هو المطلوب و ان شق علی المفضل المشفوق المحبوب فیا اولی الالباب
و یا ایها الاحباب افکروا و علی تحقیقنا هذا اشکروا و ان شکرتم لازیدنکم و بعد ذلک الذین سعوا فینا
ایاتنا معاجزین فاولئک اصحاب الجحیم حالا باقی نماند در جناب تفضیلیه مرا گفتگوئی و در گفتگوی
ایشان مرا روئی مگر آنکه در نظر نغز بعضی ظاهر بینان همینقدر که بلباس اهل سنت در آیند و بنا بر رفع خجالت خود تهمت
نصب و خروج نمایند لیکن چه اندیشه اینجا حساب پاک ست از محاسبه جباک در مقابل خصیم این قسم الزام رسم
قدیم ست والا سوگند بخدای علیم و انه لقسم لو تعلمون عظیم که عقیده منصفین من غیر سرا و تعصب
ایمان منصوص و اذعان باین منصوص ست که پیغمبر ما گوتر میفرماید احبوا الله لما یغذوکم من نعمه
واحبونی لحب الله واحبوا اهل بیتی لحبی لا یحب علیا منافق و لا یبغضه مؤمن من اطاع
علیا فقد اطاعنی و من عصی علیا فقد عصانی و خود از آنجناب روایت مآب مروی ست که آگاه
و ایاک فی محب مفرط مما لیس فی و مبغض مفرط یحمله شنآنی آیند و اگر ایشان اهل زبان

بگوییم سلامت نرسم من خود چه کسم	نظم	قیل ان الاله ذو ولد	قیل ان الرسول قد کهنا
ما نجی الله و الرسول سدی		من لسان الوری نکیف انا	و انا العبد المنتصر الاواه و المشتهی

علی الالسنة و الافواه بحیث لا یحتاج الی تصریح اسمه و مسماه و تشریح القابه

حصل المرام منتهاه ووصل الى متبغاه حررت هذه السطور
منشورا حين ما كنت نزيلا بمكة ثم رحيلا منها بلا مهلة
الى الكهف البتة بالجاء من لا محيص منه قبل التحرير ولا رخيص عنه
الا بعد التسطير وهو المكرم الاعظم والمعظم الافخم الذى يلوح من
كفه لوح الفتح والفتوح لا زالت يداه باسطة باشاعة النعم وما برحت
منا قاسطة الى اذاعة الكرم وقد اتفق الافتتاح بهذه الاسطر
فى السفر والاختتام فى اخر الصفر الذى منتهاه اول الربيعين
سنة تسع وثمانين بعد الالف والمائتين من هجرة
رسول الثقلين من مكة الى المدينة اللتين تدعان
بالحرمين الشريفين زادهما الله شرفا ما دام
ينطق بالشهادتين وعلى ساكن اوليهما حيا
وراقد ثانيتهما ميتا الصلوة والسلام
الاتمان الاكملان بهما ينال
بالمغفرة والرضوان فبای الاء
ربكما تكذبان ايها الثقلان
اللذان احدهما نحن
معاشر الانس وثانيهما
انتم يا الجان
والعاقبة للمتقين
واخر دعوانا
ان الحمد
لله رب
العلمين